بسم اللہ الرحمن الرحیم
فون نمبر ۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
خطبہ نمبر ۱
ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا
روزنامہ
# الفضل ربوہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
یوم ... بدھ
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے
جلد ۵۸/۲۳ | ۲۵ شوال ۱۳۸۸ھ ۱۵ صلح ۱۳۴۸ ہش ۱۵ جنوری ۶۹ء | نمبر ۱۳

## اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۱۴ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

○ ربوہ ۱۴ صلح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت انفلوئنزا کی وجہ سے تاحال ناساز ہے۔ طبیعت اگرچہ پہلے کی نسبت بہتر ہے لیکن کھانسی کی تکلیف زیادہ ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے۔ آمین

# خطبہ جمعہ

## قرآن کریم کی ایک برکت فرقان ہے جس سے ہم رمضان میں زیادہ حصہ لے سکتے ہیں

## فرقان کے معنی ہیں کامل اور مکمل ہدایت جو حق اور باطل کے درمیان نمایاں امتیاز پیدا کر دے

### لیلۃ القدر کے معنی دراصل حقیقت زندگی کے ایک باب کے ختم ہونے کے ہیں جبکہ انسان کے سال بھر کے اعمال کے مطابق اس کی تقدیر کا فیصلہ کیا جاتا ہے

### جو شخص سال بھر سستی اور غفلت میں گزار دیتا ہے لیلۃ القدر کا فیصلہ اس کے لئے خوشکن نہیں ہو سکتا

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ ــــ فرمودہ ۱۳ دسمبر فتح بمقام مسجد مبارک ربوہ
(مرتبہ: مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی)

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت قرآنی کی تلاوت فرمائی

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ (البقرہ آیت ۱۸۶)

اس کے بعد فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

### قرآن کریم کا رمضان کے مہینہ سے بڑا گہرا تعلق ہے

اور قرآن کریم کی اصولی برکات میں سے جو فرقان ہونے کی برکت ہے۔ اس سے بھی اگر تم چاہو اور مجاہدہ کرو تو رمضان کے مہینہ میں زیادہ حصہ لے سکتے ہو۔ فرقان کے معنی ہیں وہ چیز جو حق و باطل میں ایک امتیاز پیدا کر دے۔ قرآن کریم کے متعلق جب فرقان کا لفظ استعمال ہوتا ہے تو اس کے یہ معنی لئے جاتے ہیں کہ یہ ایک کامل اور مکمل ہدایت ہے۔ جو ہر غلط اعتقاد کی نشاندہی بھی کر رہی ہے اور ہر صحیح اعتقاد کی طرف راہنمائی بھی کر رہی ہے اور اعتقادات کے لحاظ سے حق اور صداقت اور باطل کے درمیان ایک نمایاں امتیاز پیدا کر دیتی ہے۔ اسی طرح یہ ایسی کامل شریعت ہے جو صدق اور کذب کے درمیان بڑے نمایاں طور پر ایک امتیاز پیدا کرتی ہے۔ ایک سمجھدار کو سچ کو سچ اور جھوٹ کو جھوٹ دکھا دیتی ہے۔ اسی طرح جہاں تک اعمال کا تعلق ہے۔ قرآنی تعلیم بتاتی ہے کہ کس قسم کے اعمال اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں صالح اور حمید ہیں اور کس قسم کے اعمال اور کون سے اعمال خدا تعالیٰ کی نگاہ میں ناپسندیدہ ہیں اور چونکہ یہ ایک کامل اور مکمل ہدایت نامہ ہے۔ اس لئے یہ کتاب بڑی تاثیروں کی مالک ہے۔

اس کتاب سے

### پہلے بھی شریعتیں نازل ہوتی رہی ہیں

لیکن اضافی طور پر قرآن کریم کے مقابلہ میں وہ ناقص تھیں جب انسان اپنی روحانی اور اخلاقی ترقی میں انتہائی مدارج تک پہنچ گیا اور انسان کی بحیثیت انسان استعداد روحانی اس قابل ہوگئی کہ وہ کامل شریعت کا بوجھ اپنے کندھوں پر اٹھا لے تو اس وقت قرآن کریم کا نزول ہوا۔ اور اس نے ہر قسم کے غلط اور صحیح۔ سچ اور جھوٹ۔ اعمال صالحہ اور ناپسندیدہ۔ اعمال کے درمیان ایک فرق اور امتیاز پیدا کیا۔ پہلی کتب گو اپنے زمانہ کے لحاظ سے کامل کتابیں تھیں۔ لیکن ان میں سے کوئی بھی ایسی نہیں جو حق و باطل میں ہر قسم کا امتیاز پیدا کرنے والی ہو۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہم سے یہ وعدہ کیا ہے۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

اِنۡ تَتَّقُوا اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّکُمۡ فُرۡقَانًا (انفال آیت ۲۸)

اگر تم اپنی راہ نمائی کے لئے قرآن کریم کو چنو گے اور پسند کرو گے اور اختیار کرو گے تو تمہیں بھی ایک امتیازی مقام دیا جائے گا اور تمہیں اللہ تعالیٰ حق و باطل میں امتیاز کرنے کی توفیق دے گا اور قرآن کریم کی روحانی برکات کے طفیل تمہیں ایک نور عطا کیا جائے گا جو صحیح کو غلط سے اور ظلمت کو روشنی سے جدا کرتا چلا جائے گا۔ اور تمہاری راہ کو سیدھا اور آسان کر دیگا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

## اس روحانی تاثیر کے متعلق

بہت کچھ لکھا اور فرمایا ہے لیکن میں نے اس موقعہ کے لئے ایک مختصر سا حوالہ لیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں :-

"پھر چوتھا معجزہ قرآن شریف کا اس کے روحانی تاثیرات ہیں جو ہمیشہ اس میں محفوظ چلے آتے ہیں۔ یعنی یہ کہ اس کی پیروی کرنے والے قبولیت الٰہی کے مراتب کو پہنچتے ہیں اور مکالمات الٰہیہ سے مشرف کئے جاتے ہیں۔ خدائے تعالےٰ ان کی دعاؤں کو سنتا اور انہیں محبت اور رحمت کی راہ سے جواب دیتا ہے اور بعض اسرار غیبیہ پر نبیوں کی طرح ان کو مطلع فرماتا ہے اور اپنی تائید و نصرت کے نشانوں سے دوسرے مخلوقات سے انہیں ممتاز کرتا ہے (یعنی ان کے لئے ایک فرقان بنا دیتا ہے) یہ بھی ایسا نشان ہے جو قیامت تک امت محمدیہ میں قائم رہے گا"

(ایک عیسائی کے تین سوال اور ان کے جوابات)

غرض اللہ تعالےٰ نے ہمیں اس طرف متوجہ کیا کہ

## قرآن کریم میں بہت بڑی روحانی تاثیرات

پائی جاتی ہیں اور تم اپنی زندگیوں کو قرآن کریم کی ہدایات کے مطابق ڈھالو اور ان احکام کے مطابق اپنی زندگی کے دن گزارو جو قرآن نے بتائے ہیں اس کے نتیجہ میں ایک طرف تو تمہاری عقل میں جلا پیدا ہو جائے گا اور دوسری طرف جتنا جتنا تقویٰ تم حاصل کرو گے جس قدر مقام قرب تم پاؤ گے اسی کے مطابق اللہ تعالےٰ قرآن کریم کے رموز تم پر کھولے گا اور تمہیں اپنا مقرب بنا لے گا۔ وہ ایک امتیازی نشان تمہیں دے گا۔ یہ ممتاز مقام ایک مسلمان کی زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق رکھتا ہے۔ ایک مسلمان کی ہر حرکت اور سکون میں ہمیں ایک امتیاز نظر آتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے

## ہر حرکت اور سکون کے متعلق ہماری راہ نمائی

فرمائی ہے مثلاً آپ نماز کے لئے آرہے ہیں نماز کھڑی ہو گئی ہے۔ اور آپ نے خیال کیا کہ پہلی رکعت آپ کو ملتی ہے یا نہیں اور آپ دوڑتا چاہتے ہیں تو اسلام آپ کے کان میں یہ آواز دیتا ہے۔ اَلْوَقَارَ اَلْوَقَارَ۔ تم اپنے وقار کا خیال رکھو۔ یہ ایک چھوٹی سی مثال ہے جو میں نے دی ہے۔ ورنہ ہر حرکت جو ہم کرتے ہیں اس کے متعلق ہمیں ایک ہدایت دی گئی ہے۔ اس کے متعلق ہمیں ایک نور عطا کیا گیا ہے۔ اسی طرح ہمارا سکون ہے یعنی حرکت کا نہ ہونا۔ بعض دفعہ ہمیں حرکت نہیں کرنی ہوتی مثلاً مراقبہ ہے محاسبہ نفس ہے۔ یہ گو ویسے بھی ہو سکتا ہے لیکن اس میں شک نہیں کہ انسان خالی الذہن ہو کر اور ہر قسم کے خیالات سے بچکر تنہائی کے مقام پر جا کر ہی ظاہری سکون کی حالت میں ہوتا ہے۔

اس کے اندر تو اپنی عاجزی اور خدا تعالےٰ کے غضب کے خوف کی وجہ سے اور اس کی محبت کے پا لینے کے لئے ایک طوفان بپا ہوتا ہے۔ لیکن دنیوی نقطۂ نگاہ سے ہم اسے سکون کی حالت کہہ سکتے ہیں۔ پھر انسان بولتا ہے

## بولنے یعنی نطق کے متعلق

اسلام نے ہمیں اتنی ہدایتیں دی ہیں کہ پہلی شریعتیں تو شاید اس کے ہزارویں حصہ تک بھی نہیں پہنچیں۔ پھر ایک مسلمان جب خاموشی اختیار کرتا ہے یا جب اسے خاموشی اختیار کرنی چاہیئے اس وقت وہ ہوائے نفس کے نتیجہ میں خاموشی اختیار نہیں کرتا بلکہ وہ اس لئے خاموش رہتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کا حکم ہے کہ خاموش رہو مثلاً قرآن کریم کا درس ہو رہا ہے۔ نماز ہو رہی ہے تو خدا کہتا ہے کہ خاموش رہو۔ مجلس میں لوگ بیٹھے ہوئے ہوں اور ان میں سے ایک شخص بات کر رہا ہو تو اسلام کہتا ہے کہ دوسرے سب لوگ اس کی بات سنیں۔ یہ نہیں کہ ساری عورتیں اکٹھی بولنے لگیں یا سارے مرد اکٹھے بولنے لگیں۔ غرض مرد اور عورت ہر دو کو یہ حکم ہے کہ دوسرے کی بات کو خاموشی سے سنو۔ ہر وقت بولنا، زیادہ بولنا۔ بے موقع بولنا اور بلا وجہ بولنا اسلام پسند نہیں کرتا۔ اس نے ہزار قسم کی پابندیاں اس پر لگائی ہیں۔

پھر ہمارے اندر

## نفرت اور رغبت کا جذبہ

پایا جاتا ہے۔ یہ ایک طبعی چیز ہے۔ لیکن اس چیز کو بھی اندھیروں میں بھٹکتا ہوا نہیں چھوڑا گیا بلکہ قرآن کریم نے ایک نور پیدا کیا اور کہا کہ کسی شے سے اس وجہ سے ان حالات میں اور اس حد تک تم نفرت کر سکتے ہو۔ پھر اس نے یہ کہا ہے کہ بدی سے نفرت کرو لیکن یہ نہیں کہا کہ تم بد سے نفرت کرو۔ یہ ایک بڑا باریک فرق اور باریک امتیاز ہے جو قرآن کریم نے پیدا کیا ہے۔ پھر رغبت ہے۔ ہمیں حکم ہے کہ اللہ تعالےٰ کے لئے محبت دوستی اور اخوت کے تعلقات کو ہم نے قائم رکھنا ہے۔ پھر غصہ ہے۔ غصہ انسان میں پایا جاتا ہے۔ اور یہ ایک طبعی امر ہے۔ بعض جگہ اس کا نکالنا ضروری ہے اور بعض جگہ اس کا دبانا ضروری ہے۔ جس طرح ایک گھوڑے کو لگام دی جاتی ہے اور وہ لگام اس کے سوار کے ہاتھ میں ہوتی ہے اسی طرح غصہ بھی انسان کے قابو میں ہونا چاہیئے اور اس کا اظہار صرف اس وقت ہونا چاہیئے جہاں کا اظہار صرف اس جگہ میں ہونا چاہیئے۔ اس کا اظہار صرف اس حد تک ہونا چاہیئے جس کی اسلام نے اجازت دی ہے۔ اور جہاں اس نے کہا ہے کہ غصہ کو روکو وہاں ہمیں کاظمین بن جانا چاہیئے۔ ہمیں غصہ کو روکنا چاہیئے۔ گویا اللہ تعالےٰ نے ایک نور یہاں بھی عطا کر دیا ہے اور بتا دیا ہے کہ وہاں غصہ کا اظہار کرنا ہے اور یہاں اظہار نہیں کرنا اور یہ نور قرآن کریم کی ہدایت ہے۔ اس کی روحانی تاثیرات ہیں جو انسان کو عقل اور فراست عطا کرتی ہیں۔

پھر غصہ کے مقابلہ میں خوشنودی ہے یہ بھی ہزار پابندیوں کے اندر ہے۔ غرض ہمارے معاشرہ اور معیشت کے ہر پہلو کے متعلق اسلام نے ہمیں تعلیم دی ہے اور ہر پہلو کے بعض حصوں کو ہمارے لئے منور کر دیا ہے تا کہ ہم انہیں اختیار کریں اور بعض پہلوؤں کو اس نے ظلمات میں چھوڑا ہے۔ تا ہماری نظر بھی ان پر نہ پڑے۔ اس نے ہمارے لئے ان پر اندھیرا کر دیا ہے اور یہ لازمی امر ہے کہ جو بات اندھیرے میں ہو گی وہ ہمیں نظر نہیں آئیگی۔ ہماری توجہ اس کی طرف نہیں ہو گی۔ اسلامی تعلیم میں تربیت یافتہ ذہن اس چیز کی طرف متوجہ ہی نہیں ہوتا جو خدا اور اس کے رسول کو ناپسندیدہ ہو۔

پھر عزم و ہمت ہے بڑے بڑے ہمت والے دنیا میں پیدا ہوئے مگر ان کی ساری ہمتیں دنیا ہی میں صرف ہو گئیں۔ انہوں نے فساد بپا کیا قتل و غارت کی راہوں کو اختیار کیا اور

لعنتوں کا طوق اپنی گردن میں لئے اس دُنیا سے رخصت ہوئے۔ انسان نے ان کو بُھلا دیا یا اگر اس نے یاد رکھا تو لعنت سے یاد رکھا۔ اس کے مقابلہ میں دین کے لئے بھی عزم اور ہمّت کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے قرب کے مقامات کے حصول کے لئے عزم اور ہمّت کی ضرورت ہے۔ بنی نوع سے ہمدردی اور خیر خواہی کے لئے عزم اور ہمّت کی ضرورت ہے۔ اسلام کی ہدایات پر صبر اور استقامت سے قائم رہنے کے لئے عزم اور ہمّت کی ضرورت ہے۔ غرض جہاں جہاں ایک مسلمان کے لئے عزم اور ہمّت کی ضرورت ہے قرآنِ کریم نے اسکی نشان دہی کر دی ہے اور جس غلط قسم کے عزم اور ہمّت کے نتیجہ میں فساد پیدا ہوتا ہے اس سے اس نے ہمیں منع کر دیا ہے۔

## پھر توجہ اور دعا ہے

قرآنِ کریم نے اس کے متعلق بھی ہمیں بڑے لطیف پیرایہ میں ہدایات دی ہیں۔ لیکن لوگ ان ہدایتوں کو بُھول جاتے ہیں۔ اگر کوئی بات جو انہیں پسند ہو اور جس کے لئے انہوں نے دعا کی ہو وہ قبول نہ ہو یا کوئی چیز جو انہیں پسند ہو وہ انہیں نہ ملے تو ان کے دل میں شکوہ پیدا ہو جاتا ہے اور وہ ان بے شمار نعمتوں کو بُھول جاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی دعا کے انہیں عطا کی ہیں۔ قرآنِ کریم کہتا ہے کہ تم خدا تعالیٰ کے شکر گزار بندے بن کر اپنی زندگیوں کو گزارو۔ دعا کے لئے بعض شرائط اس نے لگائی ہیں۔ اس کے بعض طریق اس نے بتائے ہیں۔ دعا کی حکمتیں اور فلسفہ اس نے ہمیں بتایا ہے۔ جہاں اسنے یہ نہایت حسین اور انمول چیز ہمارے ہاتھ میں دی ہے وہاں اُس نے ہمیں یہ بھی کہا ہے کہ خدا تعالیٰ خدا ہے۔ نعوذ باللہ وہ تمہارا غلام نہیں۔ جب وہ تمہاری بات مانتا ہے تو وہ تم پر احسان کرتا ہے اور جب وہ اپنی بات منواتا ہے تب بھی وہ تم پر احسان کرتا ہے کہ وہ کہتا ہے میں نے تمہارے ساتھ دوستوں کا سا سلوک کیا ہے ورنہ کجا بندہ اور کجا خدا کا پیار اور دوستی۔ وہ اپنے نیک اور مقبول بندوں کو یہ نہیں کہتا کہ میں تمہاری بات اس لئے نہیں مانتا کہ میں تم سے دُشمنی کرتا ہوں بلکہ وہ انہیں تسلّی دینے کے لئے کہتا ہے کہ دُنیا کی دوستیوں میں بھی تو تم یہی دیکھتے ہو کہ کبھی دوست تمہاری بات مانتا ہے اور کبھی وہ اپنی بات منواتا ہے۔ اگر میں نے تم سے اپنی بات منوالی ہے تو تم یہ سمجھو کہ میں نے ایک دوست کا سا پیار تمہیں دیا۔ میں نے تم سے دوستانہ سلوک کیا ہے یعنی میرا جو انکار ہے وہ بھی میری دشمنی اور غصّہ کی علامت نہیں۔ غرض یہ ایک ایسا لطیف اور وسیع مضمون۔ ایک ایسا نُور جس نے دعا اور توجّہ کی دُنیا کو منوّر کر دیا ہے قرآنِ کریم نے ہمیں دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہاری زندگی کے ہر پہلو کے متعلق ہم نے

## ایک ایسی تعلیم دی ہے جس کو فرقان کہا جا سکتا ہے

اگر تم اس تعلیم پر عمل کرو گے تو تم ان لوگوں میں شامل ہو جاؤ گے جو اپنے غیر سے امتیاز رکھتے ہیں۔ تمہاری ممتاز حیثیت ہو گی خدا کی نگاہ میں بھی اور انسان کی نگاہ میں بھی۔ اپنوں کی نگاہ میں بھی اور غیروں کی نگاہ میں بھی۔ تمہارا ظاہر اور باطن نُور ہی نُور ہو جائے گا۔ اور یہ نُور ہی ہے جو تمہیں تمہارے غیر سے ممتاز کرے گا۔

نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ (التحریم آیت ۹)

کے ایک معنی ہم یہ بھی کر سکتے ہیں کہ چونکہ اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں ملنا ہے اسلئے اس نُور کی وجہ سے جو قرآنِ کریم کی ہدایت کے مطابق زندگی گزارنے کے نتیجہ میں تم حاصل کرو گے ایک مسلسل ترقی کے دروازے تم پر کُھلتے چلے جائیں گے اور یہ نُور تمہارے اعمال نامہ میں بھی لکھا جائے گا۔ وہ نُور بڑھتا جائے گا۔ تم دیکھو گے کہ ایک یہ نُورانی کام کیا ہے۔ ایک یہ نُورانی کام کیا ہے۔ ایک نُورانی کام کیا ہے۔ گویا ایک مثالی رنگ میں ہمیں بتایا ہے کہ نہ صرف تم اس دنیا میں اس نُور کی اتباع کرتے ہوئے جو تمہارے آگے آگے پیدا کیا جائے گا تم آگے ہی آگے رُوحانی ترقیات کرتے جاؤ گے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ تمہارا اعمال نامہ بھی چل رہا ہے۔ اس میں بھی لکھا جا رہا ہے۔ مطلب یہ کہ صرف اِس دُنیا میں ہی تمہیں اُسکے مطابق جزا نہیں ملے گی، اِس دُنیا میں ہی تم اللہ تعالیٰ کے پیار اور اس کی محبّت کے جلوے نہیں دیکھو گے بلکہ اُس دُنیا میں بھی اپنے اس رُوحانی ارتقاء کے نتیجہ میں زیادہ سے زیادہ خدا کی محبّت کے جلووں کے حقدار قرار دیئے جاؤ گے۔ تمہارے اعمال نامہ میں یہ چیزیں ساتھ ہی ساتھ لکھی جائیں گی۔

قرآنِ کریم نے ایک فرقان یعنی امتیازی مقام مسلمان کو

## لیلة القدر

میں دیا ہے اور اس کے متعلق نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ رمضان کے آخری عشرہ میں اس کو تلاش کرو۔ سارے بزرگ اس کے متعلق کہتے آئے ہیں ہماری جماعت کے خلفاء بھی جماعت کو غلط خیالات سے بچانے کے لئے اس کے متعلق بار بار توجّہ دلاتے رہے ہیں۔ میں بھی آج دوستوں کو اس طرف توجّہ دلانا چاہتا ہوں کہ بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ رمضان کے آخری عشرہ میں بعض ایسی گھڑیاں ہیں کہ سارا سال انسان جو بھی گناہ کرتا رہے ان میں ان کی معافی مل جاتی ہے۔ ایک چور مثلاً یہ سمجھے گا کہ سارا سال چوری کرو۔ لوگوں کو لُوٹو۔ حرام کھاؤ۔ بس اس گھڑی میں جا کر معافی مانگ لو۔ جمعة الوداع میں دعا کر لو یا لیلة القدر (ظاہری شکل جو لوگوں نے بنائی ہوئی ہے اس کے مطابق رمضان کی ستائیسویں رات کو) کو بیدار رہ کر دعا کر لو۔ یا

## رمضان کے آخری عشرہ کی دس راتیں

جاگ لو تو سارے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

لیلة القدر تو تقدیر کی رات ہے اس دن اللہ تعالیٰ یہ فیصلہ کرتا ہے کہ میرا بندہ اس نور کے نتیجہ میں جو اس کے ساتھ تھا اور اس کے اعمال نامہ میں اس کا اندراج ہوتا چلا گیا تھا اپنی زندگی کا ایک باب ختم کر چکا ہے اب جیسا کہ امتحان میں ہر پرچہ کے نمبر ہوتے ہیں اس باب کے اس کو نمبر مل جاتے ہیں اور وہی اس کی لیلة القدر ہے۔ اگر وہ فیل ہو گیا۔ اگر اس کے لئے سارا سال ہی نور نہیں رہا۔ اگر اس نور میں اس نے ترقی نہیں کی۔ اگر اس نے خدا تعالیٰ کے قرب کی راہوں کو تلاش کرنے میں سستی اور غفلت سے کام لیا۔ اگر اس کا اعمال نامہ خالی کا خالی پڑا ہے تو اس کے لئے ایک معنی میں لیلة القدر تو ہو گی مگر اس لیلة القدر میں یا جمعة الوداع میں یہ لکھا جائے گا کہ اس بندہ کو خدا تعالیٰ کا نُور حاصل کرنے کے مواقع دیئے گئے مگر اس نے اُن سے فائدہ نہیں اُٹھایا۔ اس لئے آج اگر یہ مر جائے تو یہ جہنّم میں پھینک دیا جائے۔ پس اس کی لیلة القدر تو ہو گی۔ اس کی تقدیر کا اس دن فیصلہ تو ہو گیا مگر وہ فیصلہ خوش کن فیصلہ نہیں۔ وہ پاس ہونے کا فیصلہ نہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کی محبّت کے حصول کا فیصلہ نہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کے نُور سے منوّر ہونے کا فیصلہ نہیں کیونکہ اعمال نامہ اس کا خالی

پڑا ہے نُور تھا ہی نہیں کہ اعمال نامہ میں اس کا اندراج کیا جاتا۔ پس لیلۃ القدر کے یہ معنی نہیں جو لوگوں نے سمجھ رکھے ہیں بلکہ لیلۃ القدر کے یہ معنی ہیں کہ اس دن زندگی کا ایک باب ختم ہوا اور ایک نیا باب شروع ہوا۔

پھر چونکہ خدا تعالےٰ کے قرب کی راہیں ختم نہیں ہوں گی اس لئے اگر کوئی انسان چاہے کتنے ہی مقاماتِ قرب حاصل کر لے تب بھی اس کے آگے بے شمار مقاماتِ قرب ہیں جن کو وہ حاصل کر سکتا ہے۔

## لیلۃ القدر پر اس کی زندگی کا ایک باب ختم ہوتا ہے

اللہ تعالیٰ کہتا ہے آج اس کی تقدیر کا فیصلہ کر دو کہ اس کی سال بھر کی خلوص نیت سے کی ہوئی عبادتوں اور اطاعتوں اور اسلام (اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ) یعنی فرمانبرداری کے مظاہروں کا آج مَیں خاص طور پر انعام دیتا ہوں۔

اللہ تعالےٰ اس لیلۃ القدر میں اپنے بعض بندوں کو خاص انوار سے نوازتا ہے اور بعض کو عام انوار سے (جو معمول سے زیادہ ہوتے ہیں) نوازتا ہے اور ان کو کہتا ہے کہ پہلی لینڈنگ (Landing) (اگر کسی عمارت میں کئی منزلوں تک سیڑھیاں چڑھ رہی ہوں تو ایک جگہ آکر ایک حصہ سیڑھیوں کا ختم ہو جاتا ہے اور ایک نیا سلسلہ شروع ہوتا ہے) تم پہنچ گئے کچھ رفعتوں کو تم نے حاصل کر لیا ہے۔ اب ایک باب تمہاری زندگی کا ختم ہو گیا ہے۔ نیا باب اس عزم اور ہمت اور دعا اور توجہ سے شروع کرو کہ سال گزرنے کے بعد ہم اس سے بلند مقام پر ہوں گے۔ نیچے نہیں گریں گے اور نہ ہی موجودہ جگہ پہ ٹھہریں گے۔ پھر یہ باب بھی ختم ہو جاتا ہے۔ پھر اگلا باب شروع ہوتا ہے یہاں تک کہ اعمال نامہ کی کتاب کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ اور ہمیں ہدایت دی گئی ہے کہ پہلے دن سے آخری دن تک یہ دعا کرتے رہو کہ

## اے خدا ہمارا انجام بخیر ہو

کیونکہ ایک شخص اپنی زندگی کے ایک حصہ میں جتنا جتنا روحانی طور پر بلند ہوتا ہے اتنا ہی اس کے لئے زیادہ خطرہ ہے کہ اگر وہ گرا تو اس کی ہڈی پسلی قیمہ کی طرح پس جائے گی۔ پانچ فٹ کی بلندی سے کوئی گرے تو اُسے تھوڑی چوٹ لگتی ہے لیکن اگر کوئی چار منزلوں کی بلندی سے گرے تو اس کے لئے بچنا مشکل ہو جاتا ہے پس جہاں انسان کے لئے رفعتوں کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور مقاماتِ قرب اُسے عطا کئے جاتے ہیں وہاں اس کو بُرے انجام سے ڈرایا بھی جاتا ہے اور اُسے کہا جاتا ہے کہ انجام بخیر کی دعا کرو کیونکہ اگر کسی وقت بھی شیطان کا حملہ تم پر کامیاب ہو گیا تو تمہیں زیادہ خطرہ ہے تم خدا تعالیٰ کی لعنت اور غضب کے نیچے دوسروں کی نسبت زیادہ آؤ گے۔

جو لوگ دین العجائز اختیار کرتے ہیں آپ مشاہدہ کریں گے کہ ان میں سے بھاری اکثریت ایسے لوگوں کی ہوتی ہے کہ شیطان ان کی طرف توجہ ہی نہیں کرتا۔ وہ سمجھتا ہے کہ ابھی بہت تھوڑا پیار اللہ تعالیٰ کا انہوں نے حاصل کیا ہے۔ ابھی یہ نچلے درجہ میں ہیں۔ اگر مَیں انہیں جھنجھوڑوں تو اس کا کیا فائدہ ہوگا۔ گو شیطان چھیڑتا تو ان لوگوں کو بھی ہے لیکن ان میں سے اکثر دین العجائز اختیار کرنے کی وجہ سے بچ جاتے ہیں مگر جتنا جتنا کوئی بلند ہوتا ہے اتنا ہی

## بلعم باعور بننے کا خطرہ

اس کے لئے پیدا ہو جاتا ہے اور اس کی بیسیوں نہیں سینکڑوں مثالیں ہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی ہمیں اس کی مثال ملتی ہے کہ ایک شخص نے اللہ تعالےٰ کے قرب کا مقام بھی اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت پیار اور قرب کا مقام بھی حاصل کیا لیکن بعد میں ٹھوکر لگی اور کہیں سے کہیں گر گیا۔ غرض زندگی کا ایک باب لیلۃ القدر کو ختم ہوتا ہے پھر خدا کہتا ہے دعا کرو کہ آئندہ باب زندگی کا جب ختم ہو تو اس سے اچھا نتیجہ نکلے۔ تم میری نگاہ میں میرے زیادہ پیار کے مستحق قرار پاؤ۔ اور وہ لیلۃ القدر تمہارے لئے انفرادی طور پر اس سے بہتر لیلۃ القدر بن جائے۔ اور دعا کرتے رہو کہ انجام بخیر ہو اور جب یہ کتاب بند ہو تو اس کے آخر میں یہی لکھا جائے کہ خدا کا پیارا بندہ خدا کی گود میں چلا گیا۔ یہ نہ لکھا جائے کہ خدا نے اس بندہ سے ایک حد تک پیار تو کیا اور ایک حد تک محبت کا سلوک کیا مگر اس بندہ نے خدا کے پیار اور محبت کے سلوک کی قدر نہ کی۔ تب وہ خدا کی نگاہ سے دھتکارا گیا اور شیطان کی گود میں پھینک دیا گیا۔ اس واسطے جہاں لیلۃ القدر کی تلاش کرو وہاں

## انجام بخیر ہونے کی دعائیں ہمیشہ کرتے رہو

اور لیلۃ القدر یا کسی اَور گھڑی کے غلط معنے لے کر جو نورانی نہیں ظلماتی ہوں اپنی زندگیوں کو اور اپنی نسلوں کو ہلاک کرنے کی کوشش نہ کرو۔ ہلاکت سے اپنے کو بھی بچاؤ اور اپنوں کو بھی بچاؤ اور اپنی آئندہ نسلوں کو بھی بچاؤ۔

خدا تعالےٰ ’اسلام‘ کا تقاضا کرتا ہے۔ خدا تعالےٰ کہتا ہے کہ اپنا سب کچھ چھوڑ کر میرے حضور میں حاضر ہو جاؤ۔ خدا تعالےٰ کہتا ہے کہ عاجزانہ راہوں کو اختیار کرو۔ خدا تعالےٰ کہتا ہے کہ تم نیکی کی توفیق نہیں پا سکتے اگر میرا فضل نہ ہو۔ خدا تعالےٰ کہتا ہے کہ اس کتاب میں ہدایت کے سامان بھی ہیں اور حکمت کے سمندر بھی ہم نے اس کتاب میں بند کر دیئے ہیں اور اسے فرقان بنایا ہے۔ اس پر چل کر اور اس پر عمل کر کے تم خدا کی نگاہ میں ایک ممتاز مقام تو حاصل کر سکتے ہو لیکن میرے فضل کے بغیر اس مقام کا حاصل کرنا ممکن نہیں۔ اس لئے

## ہمیشہ دعائیں کرتے رہو کہ اللہ تعالیٰ کا فضل شاملِ حال رہے

اور اپنے بندہ کو وہ جو بنانا چاہتا ہے اس کی نگاہ میں ہم وہی بن جائیں اور ایک دفعہ اس کی محبت اور اس کا پیار حاصل کرنے کے بعد کبھی اس کے غضب کی نگاہ ہم پر نہ پڑے یہاں تک کہ ہم اس زندگی سے گزر جائیں اور ابتلاء اور امتحان کا دروازہ جو ہے وہ بند ہو جائے اور ابدی جزاء اور ابدی محبت اور ابدی پیار کا زمانہ ہمارے لئے شروع ہو جائے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب پر فضل کرے۔

---

# ضروری اعلان

ایسے امیدوار جو امسال ایم۔اے عربی کا امتحان پرائیویٹ طور پر دینا چاہتے ہوں دفتر تعلیم الاسلام کالج کو فوراً اطلاع دیں۔ اگر ان کی تعداد معقول ہو گئی تو ان کے لئے امتحان دینے کا سنٹر ربوہ میں مقرر کروانے کی کوشش کی جائے گی۔ جہاں دوسرے شہروں کی نسبت انہیں اخراجات کی بھی بچت رہے گی۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

### تبرّکات

# سیّدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی سیرتِ طیّبہ

## از افاضات حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی سیرت طیبہ کی تدوین کے سلسلہ میں بعض معلومات کے حصول کے لئے خاکسار نے چند سوالات حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی خدمت میں بھیجے تھے۔ اس درخواست کے جواب میں مبارک بہن نے اپنے مقدس اور محبوب بھائی کی سیرت طیبہ کے چند جستہ جستہ لیکن بے حد لذیذ واقعات قلمبند فرما کر بھجوائے ہیں فجزاہا اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ ان رشحات مبارکہ کا تذکرہ ھو المسک ما کررتہ یتضوع کے مصداق ایسی خوشبو ہے جس کی مہک کبھی ختم نہیں ہوتی۔ اصل کتاب میں ان تبرکات سے استفادہ سے قبل ان کی اشاعت اسی جذبہ کے ماتحت ہے۔ (خاکسار ملک سیف الرحمٰن ربوہ)

---

سوال:۔ حضرت فضل عمرؓ کی پیدائش سے پہلے حضرت ام المومنینؓ یا حضور علیہ السلام کے علاوہ کسی اور کا کوئی خواب یا کشف؟

جواب:۔ میں نے حضرت ام المومنینؓ کو ایک خواب بیان فرماتے سُنا ہے بلکہ مجھے بھی مخاطب فرما کر سُنایا ہے۔ دو چار بار فرمایا:۔

"جب تمہارے بڑے بھائی پیدا ہونے کو تھے تو ایام حمل میں مَیں نے خواب دیکھا کہ میری شادی مرزا نظام الدین سے ہو رہی ہے۔ اس خواب کا میرے دل پر مرزا نظام الدین کے اشد مخالف ہونے کی وجہ سے بہت بُرا اثر پڑا کہ دُشمن سے شادی میں نے کیوں دیکھی؟ میں تین روز تک برابر مغموم رہی اور اکثر روتی رہتی، تمہارے ابا یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے میں نے ذکر نہیں کیا۔ مگر جب آپؑ نے بہت اصرار کیا کہ بات کیا ہے؟ کیا تکلیف پہنچی ہے؟ مجھے بتانا چاہیئے۔ تو میں نے ڈرتے ڈرتے یہ خواب بیان کیا۔ خواب سُن کر تو آپ بے حد خوش ہوگئے اور فرمایا اتنا مبارک خواب۔ اور اتنے دن تم نے مجھ سے چھپایا! تمہارے ہاں لڑکا اسی حمل سے پیدا ہوگا، اور نظام الدین کے نام پر غور کرو اس کا مطلب یہ مرزا نظام الدین نہیں۔ تم نے اتنے دن تکلیف اٹھائی اور مجھے یہ بشارت نہیں سُنائی۔

اپنا بچپن کا ایک خواب یاد آگیا۔ یاد رہا اور کچھ سال ہوئے میں نے لکھ بھی لیا تھا۔ میں نے خواب میں دیکھا (میں خواب میں اوپر کے صحن میں کھڑی تھی) کہ ہمارے صحن کا کنواں لبالب پانی سے بھرا ہے اور ایک جوان نوعمر (جس کی پشت سے بڑے بھائی صاحب ہی معلوم ہوتے تھے) تیز تیز اس کنواں کے گرد گھوم رہا ہے۔ اور اس کی زبان پر اونچی آواز سے یہ الفاظ جاری ہیں۔ وہ آواز گونجتی ہے اور درو دیوار سے یہ آواز آرہی ہے۔

اِنّی جاعل الذین اتبعوک
فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ

آنکھ کھلی تو میرے بڑے بھائی صاحب کا سر صرف شانوں تک میرے تکیہ پر تھا پہلے تو میں دیکھتی رہی دیکھتی رہی مگر جب وہ کیفیت دُور ہوگئی تو ڈر کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پکارا اور کہا مَیں نے اس طرح دیکھا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ کشف تھا۔ ڈرو نہیں بہت مبارک خواب اور کشف ہے۔

سوال:۔ حضرت فضل عمرؓ کی ولادت کے وقت کوئی روایت، مثلاً دائی کون تھی، گڑھتی کس نے دی۔ اذان کس نے کہی، پیدائش کی خبر پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تاثر، عقیقہ اور نام رکھنے کے بارے میں حضور کا فرمان یا کوئی خاص مشورہ۔ اس تقریب کا کوئی واقعہ!

جواب:۔

جہاں تک مجھے یاد ہے حضرت اماں جان کی زبانی۔ دائی کا نام ہرو دائی تھا۔ اذان بھی کان میں حضور خود دیتے تھے اور غالباً شہد وغیرہ بھی خود چٹاتے ہوں گے مگر اس کے لئے خاص الفاظ اماں جان کے مجھے یاد نہیں۔ یہ علم ہے اور کئی بار فرمایا کہ میرے سب بچے نیچے کے کمرے میں پیدا ہوتے ہیں۔ بجز امۃ الحفیظ کے۔ ان دنوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام گورداسپور کے مقدمہ میں اکثر باہر رہتے تھے اور پلیگ کے بعد ہم لوگوں کا نیچے کا قیام نہیں رہا تھا۔

عقیقہ پر حضرت اماں جان فرماتی تھیں، آپؑ علاوہ بکرے کے احباب کی دعوت بھی کرتے تھے۔ کیونکہ آپ اپنی اولاد کو نشان سمجھتے تھے۔ چلّہ میں خادمائیں اور معتبر عورتوں کا پہرہ ضرور ہوتا تھا۔ جن کے جاگتے رہنے کا آپ خیال رکھتے۔ چائے اور موسم کے مطابق اُن کے لئے کھانے کو مٹھائی وغیرہ رکھی جاتی۔ یہ پہرہ میں نے اپنی یاد میں امۃ النصیر کی پیدائش پر دیکھا۔ آپ تشریف لاتے رات کو بھی دو تین دفعہ اور سب کو جاگنے کی تاکید فرماتے اور پوچھتے کہ چائے پی وغیرہ،

حضرت اماں جانؓ نے فرمایا کہ جب تمہارے بڑے بھائی پیدا ہوئے تو عصمت (تمہاری بہن) سو رہی تھیں۔ خادمہ نے اُس کو جگایا اور کہا، اُٹھو بی بی تمہارا بشیر آگیا کیونکہ بشیر اوّل کی وفات پر غالباً عصمت اس کو یاد کرتی ہوگی۔ اماں جان نے فرمایا کہ وہ اُٹھ کر بجائے میری طرف آنے کے میرا بشیر آگیا کہتی ہوئی اپنی بڑی والدہ (والدہ حضرت مرزا سلطان احمد صاحبؓ) کی طرف یعنی تائی صاحبہ کے گھر دوڑ گئی۔ اس کو اپنی بڑی والدہ سے بہت تعلق تھا، اور وہ اس کو بہت پیار کرتی تھیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام خوش کیوں نہ ہوں گے۔ وہ ہر پیدائش فرزند کو اللہ تعالےٰ کا نشان جانتے تھے۔ آپ کی ہر خوشی کا اصل رجوع اسی محبوب حقیقی کی جانب ہوتا تھا۔ ذاتی طور پر نہ آپ کی اپنے لئے کوئی خوشی تھی نہ غم۔

سوال:۔

بچپن کے مختلف واقعات مثلاً قاعدہ اور قرآن کریم شروع کرنے کے وقت کوئی تقریب، اردو وغیرہ کی تعلیم، آپ کی پڑھائی کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی توجہ۔ کبھی حضور نے بھی کوئی سبق پڑھایا ہو یا سُنا ہو۔ گھر پر پڑھائی کا کیا انداز تھا۔ ابتداء میں آپ کو کس قسم کی کتابوں کا شوق تھا؟

جواب:۔

بسم اللہ وغیرہ کی کوئی تقریب میں نے نہیں سُنی نہ دیکھی، انہیں بے شک ہم سب کی ہوئی اور بہت دھوم سے ہوئی۔ آپ نے شروع میں جہاں تک مجھے یاد ہے اکثر سُنا ہوا (نام یاد نہیں آرہا) اس وقت بنگالی صاحب تھے نیز ان کی اہلیہ صاحبہ کا دودھ میرے منجھلے بھائی صاحب نے پیا تھا۔ زینب بیگم (مصری عبد الرحمٰن) کے والد صحابی تھے، مخلص تھے۔ ایک خط اُن کا میرے پاس رکھا ہے۔ میرے میاں کو لکھا تھا۔ ایک بہت مشہور خواب بیگ نام ان کا بھول گئی اس وقت، مگر اللہ کے ساتھ نام تھا۔ یاد ہی نہیں آرہا، غالباً اُن سے ہی ابتداء میں پڑھا۔ پھر سکول میں بھی اور اصل شوق سے جو پڑھنا شروع کیا تو حضرت خلیفہ اوّلؓ سے بھی قرآن شریف و حدیث پڑھنے لگے کیونکہ اس وقت سے مطالعہ پر زور تھا۔ اور اکثر مسائل پر حدیث وغیرہ پر میرے چھوٹے ماموں جان؎ سے گھر پر بھی باتیں ہوتی تھیں۔ ان کی توجہ علمِ دین کی طرف ہی رہی۔ مگر یہ نہیں کہ ہر وقت لگے ہی رہتے

---

؎ حافظ احمد اللہ صاحب

میز پر قرآن شریف عربی کی کتابیں لغت وغیرہ کتب حدیث اور ایک انجیل بھی ضرور رکھی ہوتی تھی اسی طرح شیعوں کے مراثی اور کتابیں مختلف مذاہب کی ہوں گی ضرور۔ مگر میں نے انجیل پڑھکر دیکھی کچھ حصہ اور مرثیے پڑھے وہ یاد ہے۔ انیس اور دبیر بھی ان کے پاس تھے۔ کوئی خاص وقت پڑھائی کا باہر صرف بھی نہیں کرتے تھے اور اندر بھی پڑھتے ضرور تھے مگر اتنا نہیں کہ دن رات جیسے لڑکے سر کھپاتے ہیں ان کو تو اللہ تعالیٰ نے خود ہی اپنے فضل و کرم سے پڑھا دیا۔

اکثر آشوب چشم بھی ہو جاتا۔ کمزوری سے حرارت بھی ہو جاتی تھی۔ قوی بدن نہ تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پڑھائی کے لئے کبھی بھی نہیں کہا کہ محنت کرو وغیرہ۔ مگر ابتداء سے اپنی دینی کتب قرآن مجید حدیث اور دیگر مذاہب کی کتابیں اور اس کے علاوہ کہانی قصے بھی پڑھ لیتے تھے۔ چھوٹی چھوٹی انگریزی ابتدائی کتابیں اور الف لیلہ بھی۔ مجھے بھی چھوٹی چھوٹی کہانیاں الف لیلہ کی بھی سنا دیتے تھے دیوان غالب وغیرہ اور آپ کے استاد (جن سے کچھ عرصہ اصلاح لی تھی شاعری کے سلسلہ میں) جلال لکھنوی کے دیوان بھی آپ کے پاس تھے۔ میری ہوش میں بہت کم عمری سے میں نے بڑے بھائی (حضرت مصلح موعودؓ) کا کمرہ الگ دیکھا جس میں کتابیں رکھی رہتی تھیں میز پر۔ میں بھی وہاں جا پہنچتی تھی۔

س:- گھر میں بچوں کا آپس میں کھیلنا۔ گھر کے بچوں سے آپ کا سلوک اور میل ملاپ آپ زیادہ کس کا خیال رکھتے۔ بچوں کی کسی لڑائی جھگڑا میں اگر کوئی ایسا واقعہ ہوا ہو آپ کا طرز عمل یا بیچ بچاؤ کا انداز۔

ج:- آپ گھر میں کھیلتے تھے اکثر وقت پا کر جو صحن خالی ہو اس میں گیند بلا وغیرہ اور اس کے علاوہ گھر کے باہر آپ کے مشاغل غلیل سے نشانہ بازی کشتی چلانا تیرنا وغیرہ تھے۔ مٹی کے غلے بنانے میں ہم سب شریک ہو جاتے۔ مگر گھر میں نہیں چلاتے تھے یہ کام باہر ہوتا تھا۔ گھر میں تو کبھی نشان لگا کر غلیل چلا کر دکھا لیا۔ اور اس سے ذرا بڑے ہوئے تو سواری سیکھی اور گھوڑے کی سواری کو بہت پسند کرتے تھے۔

آپ ہم بچوں سے بہت پیار کرنے والے بے حد خیال رکھنے والے تھے مجھے تو خاص طور پر بہت محبت کی بہت ناز اٹھاتے۔ کبھی خفا ہونا یاد میں نہیں۔ ایک بار لڑکیوں کے ساتھ میں کھیل رہی تھی۔ لڑکیوں نے کوئی کھیل تالی بجانے والا کھیلا میں بھی بجانے لگی تو مجھے کہا کھیلو مگر تم نہ کبھی تالی بجانا۔ یہ لوگ بجایا کریں۔

مبارک سے بھی بہت پیار کا سلوک تھا (ایک خط میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے میرے میاں کو لکھا ہے۔ محمود اپنی والدہ سے بہت مانوس ہے اور مبارک سے بھی اب تک کھیلتا ہے ابھی بچہ ہی ہے۔) دوسرے بھائیوں سے بھی کبھی میں نے سختی کا سلوک یا جھگڑا نہیں دیکھا۔ منجھلے بھائی صاحب سے تو اکثر لمبی باتیں کرتے مگر ہر وقت اچھے موضوع پر میرے بھائی اور ماموں مل کر باتیں کرتے تھے۔ کبھی فضول بات سنتے نہیں سنا۔ کیونکہ جہاں یہ سب مل کر بیٹھتے میں ضرور جا پہنچتی تھی کئی بار ہنس کر فرماتے تھے کہ:-

لڑکی وہ جو لڑکیوں میں کھیلے ہاں نہ کہ لڑکوں میں ڈنڈ پیلے

مجھ سے بچپن سے بے تکلف رہے ہر بات مجھ سے کر لیتے اور میں ہر بات جو نئی سنی یا سمجھ سے باہر ہوتی اُن سے پوچھتی میری کھل کر بات یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ہوتی تھی یا بڑے بھائی حضرت مصلح موعود سے۔ حضرت مسیح موعود بھی جانتے تھے کہ ہم دونوں کا آپس میں زیادہ پیار اور بے تکلفی ہے اور آپ نے کئی چار بار مجھے کہا کہ محمود کچھ چپ چپ ہے یہ کبھی اپنی حاجت نہیں ظاہر کرتا مانگتا ہے تم پوچھو تو سہی کہ کیا چاہیے میں نے پوچھا اور اب نے بتا دیا۔ یہ میں لکھ چکی ہوں پہلے بھی۔ ایک بار بخاری کی سب جلدیں منگانے (پورا سیٹ اکٹھے) کو تھا۔ ایک بار اخبار جاری کرنے کو۔ ایک دفعہ بھابی جان کو لاہور لے گئے زیادہ دن ہو گئے تھے کہا کہ میں ان کا لاہور زیادہ رہنا پسند نہیں کرتا بلوا لیں۔

ہم لوگ لڑتے نہیں تھے کم از کم بہنوں سے لڑنے کی تو قسم ہی ہمارے ہاں تھی۔ مبارک احمد اور میں چھوٹے تھے تینوں بھائیوں نے کبھی کچھ نہیں کہا آپس میں منجھلے بھائی چھوٹے بھائی کبھی تکیوں سے لڑائی گویا جنگ مصنوعی کیا کرتے تھے یا چھوٹے بھائی صاحب کو منجھلے بھائی صاحب چڑاتے تھے وہ چڑتے مگر اس سے زیادہ ہرگز نہیں مار نہ کٹائی۔ ایک بار کوڑا چھپائی کھیلتے ہوئے مبارک کی پیٹھ پر کوڑا زور سے مار دیا وہ ذرا سا بچہ تھا رونے لگا۔ مجھے آج تک افسوس ہے اپنی اس حرکت کا کہ میں نے پکار کر حضرت مسیح موعودؑ کو کہا کہ مبارک کو چھوٹے بھائی نے زور سے کوڑا مار دیا تو آپ چھوٹے بھائی پر بہت خفا ہوئے تھے۔

اصل میں ہم دونوں آپس میں بہت مانوس تھے (مبارک اور میں) حضرت مسیح موعودؑ اکثر فرماتے تھے کہ دونوں بہت ایک دوسرے سے جڑے رہتے ہیں۔ دراصل نام ایک ہے صرف ایک "ہ" کا ہی فرق ہے لہٰذا یہ بات تو ضمن میں آ گئی مگر میں نے بڑے بھائی کو حضرت مسیح موعودؑ کی مانند محبت کرنے والا پایا۔ ذرا بڑے ہو کر یہ محبت ایک دوستی کا رنگ بھی اختیار کر گئی۔ خاندانی ہر بات مثلاً شادی بیاہ میں ضرور مشورہ لیتے دور ہوتی تو رجسٹرڈ خط جاتے۔

میری شادی کے بعد اکثر قریباً روزانہ دارالسلام کا پھیرا ہوتا تھا۔ ہمارے زیادہ باہر رہنے کے ایام میں کوٹلہ بھی آتے اور شملہ بھی۔ سفر کو کہیں جا رہے ہوتے تو ضرور سخت تاکید سے مجھے بلاتے کہ تم میرے ساتھ چلو۔ ایک دفعہ تو اتنی سخت تاکیدیں آئیں پے در پے کہ مجھے شملہ چھوڑ کر شملہ سے قادیان آنا پڑا اور آپ کے ساتھ منالی وغیرہ کا سفر کیا۔

مجھے یاد نہیں کہ کبھی کہیں جانے کی صلاح ہو رہی ہو اور مجھے یہ اصرار نہ کیا ہو کہ چلو۔ مجبوری کے سبب میں نہ جا سکتی یہ اور بات تھی پھر بھی کئی سفر آپ کے ساتھ کئے۔

ایک دفعہ میں گاڑی میں حضرت اماں جانؓ اور آپ سے مل کر دارالسلام جا رہی تھی ادھر کا راستہ رکا ہوا تھا۔ میں نے کوچوان سے کہا کہ دوسری طرف سے ([illegible] حمیداللہ کے گھر تھے اور ریلوے سے آتے ہوئے قادیان میں داخلہ ادھر سے ہوتا تھا) گاڑی نکال لو۔ ایک صاحب تھے ان کی دکان وہاں تھی انہوں نے کہا یہاں سے گاڑی نہیں گزرنے دوں گا۔ نہ معلوم کیوں غصہ میں بھرے بیٹھے تھے میں نے گاڑی پھروا لی اور اوپر جا کر دیکھا تو ابھی اماں جانؓ کے پاس آپ بیٹھے ہوئے تھے میں نے کہا کہ میری گاڑی ان صاحب (نام نہیں لکھتی) نے گزرنے نہیں دی اسی وقت کھڑے ہو گئے۔ غصہ سے آنکھیں سرخ ہو گئیں کہنے لگے کون روکنے والا ہے تمہاری گاڑی۔ مجھے ساتھ لے گئے اور وہاں سے ہی گاڑی گزروا دی۔

س:- بلوغت کی عمر کو پہنچنے کے دوران کا کوئی واقعہ مثلاً آپ کے مشاغل خصوصاً گھر کے اندر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں آپ کی مصروفیات گھر کے اندر اور باہر دینی کام کوئی خاص دنیوی کام آپ کے سپرد ہوا؟

ج:- آپ مجھ سے آٹھ ہی سال بڑے تھے اور مجھے اب تو بھولتا ہے مگر اس وقت کا دو ڈھائی سال کی باتیں بھی یاد ہیں کئی صاف نقش رہے۔ میں نے ان کو ۱۰ سال کی عمر میں یا ۱۱ سال کی عمر میں گویا مثلاً آنکھ کھول کر دیکھا ہوگا مگر میں نے حضرت بڑے بھائی صاحب کو باوجود کھیل وغیرہ جیسا کہ میں نے لکھا ہے کبھی بے وقری کی بچگانہ حرکتیں کرتے نہیں دیکھا۔ لڑکیاں شادی کے ذکر کو چھیڑتی تھیں کہ میاں کا بیاہ ہوگا (جب تحریک ہوتی چھوٹی عمر تھی تو شرماتے تھے) زیادہ چھیڑنے پر ایک دفعہ بانس سہری کا لے کر پیچھے دوڑے دیکھا اس غصہ میں کہ کیوں مجھے چھیڑتی ہیں۔ اس وقت گھر میں بڑی لڑکیاں ان کی دودھ شریک بہنیں یا ایک دو سیانی شریف لڑکیاں تھیں۔ جن میں ایک جواب ضعیف بزرگ خاتون ہیں اصغری بیگم صاحبہ زندہ ہیں اہلیہ [illegible] خان صاحب مرحوم۔ عزیزان یعقوب الیاس داؤد وغیرہ کی والدہ ہیں۔ یہ لوگ وہ تھے جو ساتھ کھیلے ہم عمر تھے اور تمام زندگی آپ کی دیکھی مگر کبھی آگے پیچھے اشارۃً کنایۃً نہ اس وقت نہ اب تک کسی نے کوئی نازیبا بات آپ کے متعلق نہیں کہی۔ مفتری اور ابلیس ان کو بھی بہکا سکتے تھے مگر یہ تو جوانی کی زندگی کے گواہ بفضل خدا ان کی نیکی کے ہی گن گاتے رہے۔

شادی کم عمری میں ہوئی آپ کے مشاغل پر کوئی خاص اثر نہیں پڑا۔ اسی طرح پڑھنا الگ بیٹھ کر۔ مسجد میں نماز کو جانا باقاعدہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آپ سے میری زندگی میں سلوک ایسا ہی میں نے دیکھا جیسا ایک جوان قابل اور قابلِ اعتماد بیٹے کے ساتھ ہونا چاہیے۔ دنیوی کام آپ نے اُن سے کبھی نہیں لیا۔ حضرت خلیفہ اولؓ کے پاس کسی کام یا دوا وغیرہ کے متعلق بات کرنے کو کہنا وغیرہ میں [illegible] جب صدر انجمن احمدیہ بن رہی تھی ان دنوں آپ سے پوچھتے تھے کہ کیا بات ہو رہی ہے کمیٹی کے متعلق اور ممبر خود اس وقت نہ ہوں گے آپ باہر آتے جاتے اور حضرت مسیح موعودؑ سے بات کرتے تھے۔ ویسے آپ بے تکلف ہو کر ہم

گوں کی طرح آپ سے بات نہیں کرتے تھے یعنی جب سے مجھے یاد ہے جب رات کو حضرت مسیح موعود باتیں کرتے کوئی واقعہ کوئی پُرانا ذکر کوئی بزرگوں کی روایت سُناتے تو ہم سب کے ساتھ اکثر آپ بھی ہوتے تھے۔ کھانا بھی اکثر ساتھ کھاتے تھے۔ مگر اب یہ عمر تھی کہ بہت ادب اور ادب باوقار کے ساتھ آپ کی گفتگو یا سامنے آ کر کام وغیرہ کا بتانا ہوتا تھا۔ غرض دنیوی کام کوئی سپرد نہیں ہوا۔ ایک باغ حضرت امّاں جان کے نام تھا وہ بھی اور کچھ زمین وغیرہ جو تھی نانا جانؓ دیکھ بھال کر لیتے تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے تو کبھی پوچھا تک نہیں ایک دفعہ حضرت نانا جان نے (جو رپورٹ ضرور دیتے تھے) ذکر میں فرمایا کہ مالی کی تنخواہ تین روپے ہے آپ نے فرمایا اچھا پہلے ۸ آنے ہوتے تھے۔

اصل میں پہلے تو متعلقین و خدام کی تنخواہ تو یا نہ ہوتی یا برائے نام مگر کھانا پینا اور دیگر ان کے اخراجات شادی بیاہ وغیرہ ان کی ضروریات کے موقعوں پر ساری کسر نکل جاتی تھی ان کے سب کام چل جاتے تھے۔

س :۔ خلافتِ اولیٰ کے انتخاب کے وقت اندرونِ خانہ کوئی صلاح و مشورہ۔ کوئی خاص واقعہ۔

ج :۔ خلافتِ اولیٰ کے انتخاب کے وقت آپ باہر سے آئے اور حضرت امّاں جانؓ سے کہا کہ حضرت مولوی صاحبؓ کے متعلق سب کا خیال ہے آپ سے بھی مشورہ کو کہا ہے (شاید خواجہ صاحب کا نام لیا تھا جہاں تک مجھے یاد ہے) آپ بتائیں پھر شاید باہر سے بھی کوئی صاحب کیونکہ پردہ سے پیچھے کھڑے ہو کر ہی حضرت امّاں جانؓ نے فرمایا تھا کہ مولوی صاحب ہی مناسب ہیں۔

پھر بیعت ہو گئی زنانہ میں حضرت امّاں جان کے صحن میں ہی جہاں تک مجھے یاد ہے حضرت امّاں جانؓ نے بیعت کی تھی۔ مَیں اُس وقت نہ معلوم کیوں شرما گئی حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت شاید دو ڈھائی سو دفعہ تو کر چکی تھی جب عورتوں کی بیعت ہوتی مَیں ضرور آپ کے پاس بیٹھ کر الفاظ بیعت تمام دُہرایا کرتی تھی۔ اب تک آپؑ کا بیعت لیتے وقت کا بولنے کا طریق میرے کانوں میں گونجتا ہے خیر مَیں نے اس وقت بیعت نہیں کی پھر خیال ہی نہ رہا پتہ نہیں کیوں یہی سمجھا بیعت ہی بیعت ہے۔ شادی رخصتانہ کے بعد مَیں نے میاں سے کہا کہ مَیں نے تو اب تک خاص بیعت حضرت خلیفہ اوّلؓ کی کی ہی نہیں۔ تو انہوں نے جب خلیفہ اوّلؓ تشریف لائے تو ان کو بتایا کہ انہوں نے بیعت نہیں کی ابھی بیعت لے لیں۔ حضرت خلیفہ اوّلؓ نے بیعت لی مَیں نے کہا مجھے یاد ہی نہیں رہا تھا سمجھی بس کر چکی ہوں۔

خلافتِ اولیٰ کی ابتداء میں ہی گندے عناصر نے بعض قلوب میں جگہ پالی تھی جس کی وجہ انسان کے لئے مرض مہلک "بدگمانی" اور مرض قاتل حسد (ناحق) کے سوا کچھ بھی نہ تھی۔ اندر ہی اندر بعض لوگ گویا خلیفہ کا انتخاب کر کے اور قیامِ خلافت پر اپنی منظوری کی مہر لگا کر اور ہاتھ کٹوا بیٹھنے پر پچھتا رہے تھے۔

میری اپنی قطعی رائے ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے وقت کی ایک اس خاص وجود (یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ) کی باتیں اور کلام بالعزم شکر بھی کچھ زیادہ پہچان لیا تھا کہ

بالائے سرش ز ہوشمندی
مے تافت ستارۂ بلندی

اور فوراً اس سوچ اور پریشانی میں گرفتار ہو گئے کہ یہ بچّہ نہیں اس کے تو آثار ہی کچھ اَور ہیں اور حضرت مولوی صاحب کی خلافت تو چند روزہ بوجہ ضعیف العمری عقلاً سمجھی جا سکتی ہے۔ اگر اس ستارہ کی روشنی اسی طرح بڑھتی گئی تو یہ ماہ تاباں بن کر ہم سب کو ماند کر دے گا یہ تو ہم بزرگوں تجربہ کاروں پر ایک کاری ضرب ہو گی ہم یہ کیا کر بیٹھے ہیں؟ ان خیالات کے زیرِ اثر کچھ ترکیبیں۔ کچھ عذر کچھ بہانے دِل ہلانے کو سوجھنے لگے چلو کیا ہو گیا ایک بار بیعت ایک بزرگ کی کر لی آئندہ دیکھا جائے گا مگر ابھی سے بیج تو بونے چاہئیں۔ سو اندرونی خیال کا اظہار ہونے بھی لگا دربات پھوٹنے لگی تو اندر ہی اندر کھلبلی سی مچ گئی۔ آپ یک بات پہنچتی پریشان ہوتے دعائیں کرتے میرے میاں سے اکثر باتیں اسی موضوع پر ہوتیں۔ آپ کو تڑپ تھی کہ جماعت میں فتنہ نہ ہو سخت اضطراب تھا کہ کوئی پھوٹ نہ پڑے۔ خلیفۂ اوّلؓ سے آپ کو بہت زیادہ محبّت تھی اور خود خلیفۂ اوّلؓ کو تو آپ سے گویا عشق تھا آپ کو یہ دُکھ بھی ہوتا کہ خلیفۃ المسیح کی زندگی میں آئندہ کا ذکر اور قیاسیات بھی کوئی کیوں کرتا ہے۔

س :۔ خلیفۂ وقت سے آپ کا تعلق۔ ادب و فدائیت۔

ج :۔ آپ حضرت خلیفۂ اوّلؓ کا محبّت کے ساتھ بہت ادب بھی کرتے تھے ادب سے کلام کرتے تھے حالانکہ آپ بہت محبت بچپن سے کرتے آئے تھے فرماتے تھے کہ کئی اولادوں کی وفات کے بعد یہ عبد الحی اور اولادیں خدا تعالیٰ نے مجھے دی ہیں مگر محمود مجھے ان سب سے زیادہ پیارا ہے۔ یہ بات میرے سامنے کئی بار کی گئی ہے۔

اس بچپن کے پیار کے باوجود آپ خلیفہ اوّلؓ کے سامنے بہت مؤدب ہوتے تھے آپ (خلیفۂ اوّلؓ) کی وفات کے بعد مجھے چند روز کے بعد ہی کہا کہ ایک دفعہ خلیفۂ اوّلؓ نے کہا تھا کہ میرا کوئی ظاہری رشتہ حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان سے نہ ہو سکا تو میری خواہش ہے کہ آپ کی وہ تمنّا اب مَیں پوری کروں اور امۃ الحی کے لئے درخواست رشتہ بھیجوں۔ خیر پھر تحریک ہوئی اور شادی ہو گئی۔ امۃ الحی بہت چاہنے والی بہت تابعدار بیوی ثابت ہوئیں۔ ذہانت تو غضب کی پائی تھی۔ اشارہ بات کا پا جاتی تھیں۔ اشعار سے بھی دلچسپی تھی۔

ایک خط میں مجھے لکھا ہے کہ میری سب بیویوں میں امۃ الحی میری بہت تابعدار بیوی تھی۔ آپ کو ان سے بہت محبّت تھی۔ اور وہ مرحومہ ہم سب سے مجھ سے اور حضرت امّاں جانؓ سے تو خصوصاً بہت ہی محبت کرتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ درجات بلند فرمائے۔

خلیفۂ اوّلؓ کی وفات بہت بڑا صدمہ تھا۔ وہ بوجھ دل پر الگ اور اس وقت فتنہ کا فکر جس کی تفاصیل آپ سب کے علم میں ہیں وہ دن اور رات اور اگلا دن جس طرح گزرے اس کا بیان میں لانا مشکل ہے۔ بار بار کبھی باہر کبھی اندر دار السلام میں یہی باتیں یہی فکر اور یہی ذکر یہی تڑپ تھی کہ خلافت رہ جائے۔ کوئی بھی منتخب ہو جس کو چاہیں چُن لیں ہم سب بیعت کر لیں گے مگر یہ فتنہ نہ ڈالیں کہ خلافت ہی نہ ہو۔

س :۔ حضرت اُمّ المومنین سے محبّت، بہن بھائیوں کی دلداری اور محبّت۔ بچپن کے ساتھی اور دوست۔ رُجحان طبع۔

ج :۔ حضرت امّاں جانؓ سے بچپن سے بہت مانوس تھے اور آپ کی عزّت اور محبّت ہر وقت آپ کے آرام کا خیال حضرت مسیح موعودؑ کے وصال کے بعد بہت بڑھ گیا تھا۔

ایک بار امّاں جانؓ بیمار ہوئیں تو مجھے الگ لے جا کر کہا کہ مَیں بھی ایک دعا کرتا ہوں اور تم بھی کرو اور کرتی رہو کہ اب امّاں جانؓ کو ہم میں سے خدا تعالیٰ کسی کا غم نہ دکھائے اور امّاں جان کی زندگی میں برکت بخشے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت امّاں جانؓ سے فرمایا تھا کہ تین امتحان تمہارے اَور ہوں گے۔ یہ مبارک کی وفات سے پہلے کہا تھا۔ یہ بات حضرت امّاں جانؓ سے سُنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے وقت آپ نے فرمایا کہ تین امتحان تھے دو ہو چکے ایک باقی ہے۔ اس وقت جب مجھے یہ بات بتا رہی تھیں تو میرے چھوٹے بھائی کے کپڑے بکس میں رکھ رہی تھیں (سامان سفر تیار کرنا تھا۔ یہ لاہور سے سفر واپسی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے وقت کا ذکر ہے) تو مجھے ہمیشہ چھوٹے بھائی کا بہت فکر رہتا تھا مگر پھر باوجود دونوں ماموں جان اور میرے میاں کی وفات کے جب پارٹیشن ہوئی تو قادیان چھوڑنا پڑا اس وقت، امّاں جانؓ کی تڑپ اور صدمہ دیکھ کر مجھے خیال آیا کہ تیسرا امتحان یہ تھا۔

حضرت بڑے بھائی صاحب جب پاس آتے تو کہتی تھیں میاں دیکھو مجھے قادیان ضرور پہنچانا بہشتی مقبرہ میں۔ بڑے بھائی صاحب کی آنکھیں تر ہو جاتیں اور کمرہ سے نکل جاتے یہ حالت یہ تڑپ دیکھ کر۔

بہن بھائیوں کی دلداری تو کرتے ہی تھے، بہن بھائیوں کی اولاد سے بہت پیار اور محبّت کا ہمیشہ سلوک کیا۔ اپنے بچّوں کے لئے تو کچھ لحاظ اور شرم بھی پہلے پہل کہ امّاں جانؓ کے سامنے گود میں لینا پیار کرنا۔ اس میں شرم محسوس کرتے مگر امۃ السلام سلّمہا منجھلے بھائی کی بڑی لڑکی سے بہت پیار کرتے۔ منجھلے بھائی لڑکی سے شرم کے مارے بات تک نہ کرتے تھے مگر حضرت بڑے بھائی صاحب نے بہت ہی اُن سے لاڈ پیار کا سلوک رکھا۔ اب تک سلام کی تکلیف سُنکر برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ کسی نے افواہ سُنائی کہ مرزا رشید احمد اَور شادی کرنا چاہتے ہیں سخت غصّہ آیا کہنے لگے مجھے رات بھر نیند نہیں آسکی رشید سے کہہ دو کہ سلام بے وارث نہیں ہیں ابھی مَیں زندہ ہوں اس کے باپ بھائی سب خدا کے فضل سے سلامت ہیں یہ شادی مَیں نے اپنے بڑے بھائی (حضرت مرزا سلطان احمد صاحبؓ) کے اصرار پر ان کی خاطر کی تھی میاں بشیر کا تو دخل بھی نہ تھا مَیں سلام کو تکلیف نہیں پہنچنے دوں گا۔ وغیرہ۔ نوعمری یا بچپن کے دوست مجھے ایک تو ڈاکٹر اقبال غنی یاد ہیں، ان کی اور دوسرے ایک دو دوستوں کی ان کے آنے پر دعوت کرنا بھی یاد ہے۔

باہر ساتھ کھیلنے والے اور کشتی وغیرہ چلانے کے وقت ساتھ والوں میں چراغ باغ دونوں بھائی اور غالباً میاں غلام حسین لنگر خانے والے کے لڑکے بھی ہوتے تھے۔ ایک عمر دین مہر دین ہوتے تھے۔ جن کی والدہ حضرت منجھلے بھائی کی کھلانے والی تھی۔

باتیں لکھنے بیٹھی تو لمبی ہو گئی ہیں۔ اکثر باتیں میں لکھ بھی چکی ہونگی۔ ایک اور بات یاد آ گئی۔ حضرت اماں جانؓ کی وفات کے بعد لوگ حضرت اماں جانؓ کا تبرک بہت مانگتے تھے۔ چند دن وفات پر گزرے تھے۔ میں نے کہا کہ اماں جانؓ نے اس سال اتنے کپڑے لوگوں میں تقسیم کئے۔ کہ بہت کم رہ گئے ہیں۔ ہم نے بھی اپنے اور بچوں کے لئے نشانی رکھنی ہے کیا کریں۔ فرمایا حضرت اماں جان کے وجود میں بھی خدا تعالےٰ نے خاص برکت رکھی تھی۔ اور بہت بابرکت بنایا تھا۔ ان کو تبرک دینا ہے۔ تو یہ مراد نہیں کہ سارا کپڑا ہی دیا جائے۔ اماں جان کی قمیص کی ایک آستین پاجامہ کا ایک پائنچا یہ اس سے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بھی تبرک ہیں جو مانگیں ان کو اس طرح تقسیم کردو۔

اور اماں جانؓ کا کل سامان میں نے تمہارے سپرد کیا ہے بلکہ تم کو میں نے دے دیا ہے۔ تم سنبھالو اور جو چاہو کرو۔ حضرت اماں جانؓ کے دو چار زیور طلائی تھے۔ میں نے وہ جب تقسیم کر کے بتلایا تو فرمایا۔ یہ تو میں تم کو دے چکا ہوں۔ میں نے کہا میں خود دے رہی ہوں۔ سب کے پاس ایک ایک چیز چاہیئے۔ غرض جس طرح میں نے چاہا۔ کپڑے زیور اور تبرکات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو حضرت اماں جی کے پاس باقی تھے سب میں تقسیم کئے۔

حضرت اماں جان دہلی والے عزیزوں کا بھی خاص خیال رکھتے۔ اور بہت ان کی خاطرداری فرماتے جب دہلی جاتے بلا بلا کر ملتے تھے۔ حیدرآباد دکن میں حضرت اماں جانؓ کے ننھیالی عزیز تھے۔ احمدی بھائیوں کو سمجھ کر ان کی دعوتیں قبول کیں اور زیادہ وقت ان سب عزیزوں کی دعوتوں میں ہی صرف ہوا تھا۔ فرمایا اماں جان کے عزیز ہیں ان کا حق ہے۔ اس وقت پھر پارٹیشن کے بعد جو عزیز آتے رہے۔ سب کی ہر طرح امداد کرتے رہے۔

ایک دفعہ حضرت سیٹھ عبداللہ صاحب کی بیگم نے قادیان میں آپ سے ذکر کیا کہ ایک تقریب میں میں نے تبلیغ شروع کی ایک عمر بیوی سے کوئی بات کرنے لگی کہ ہمارے خلیفہ نے یہ فرمایا ہے۔ آپ کا نام لیا تو وہ کہنے لگیں تو مجھے بتاتی ہو وہ تو میرا بچہ ہے میرا محمود ہے۔ میں کیا جانتی نہیں ہوں۔ آپ ہنسے اور فرمایا ہاں وہ تو میری نانی تھی ہیں۔ ہم ان کو گوری نانی کہا کرتے تھے

رجحان طبع اصل تو دین تھا جس کی دھن تھی کہ احمدیت تمام عالم میں پھیلے اور اسلام کا غلبہ ہو۔ ہر احمدی کی تکلیف کو اپنی تکلیف جانتے تھے۔ اور یہ بھی تڑپ ان میں میں نے دیکھی کہ کسی طرح بچھڑے ہوئے بھائی جو خلافت سے الگ ہو چکے ہیں۔ ان کی اصلاح ہو جس روز حضرت میر حامد شاہ صاحب کا بیعت خلافت کا خط آیا۔ اماں جان کے پاس آئے اور کہا مبارک ہو۔ اماں جان! میر حامد شاہ نے بیعت کر لی۔ اور پھر بیت الدعا میں چلے گئے۔ اور کافی دیر تک لمبے سجدوں کے ساتھ شکرانہ کے نفل ادا فرمائے۔

ایک بات اور یاد آئی شاید کبھی پہلے لکھ چکی ہوں گی یاد نہیں۔ ایک دفعہ قادیان کے زمانہ میں میں نے بہت فضول باتیں تکلیف دہ حضرت خلیفہ اولؓ کے صاحبزادگان کی سن کر تنگ آ کر آپ کو لکھا کہ ان کی عادت پختہ ہو رہی ہے۔ اس لئے فتنہ کو روکنے کے لئے اب ضرور آپ کو تنبیہ کرنا اور قدم اٹھانا چاہیئے۔ اس پر آپ نے مجھے یہ جواب میں لکھا تھا کہ "اکبر بادشاہ کے پاس ان کے کوکا کی شکایات پہنچی تھیں۔ تو انہوں نے کہا تھا میرے اور اس کے درمیان دودھ کا دریا بہتا ہے۔ تو میرے اور ان کے درمیان تو سات دودھ کے دریا بہتے ہیں۔ میں صبر کرتا چلا جاؤں گا۔ طرح دیتا رہوں گا۔ جب تک ممکن ہو گا" یہ حضرت خلیفہ اولؓ رضی اللہ عنہ کی محبت اور حق استادی وغیرہ کی طرف اشارہ تھا۔ ان لوگوں کی اکثر باتیں رو رو کر پہنچانے والی خود ایک حضرت خلیفہ اولؓ کی نہایت مخلص بیٹی بہو تھیں جو بہت نیک خاتون تھیں۔ خدا تعالےٰ ان کے لڑکوں کو ہدایت بخشے۔ وہ حضرت اماں جانؓ کی خدمت میں آ کر رو دیا کرتی تھیں۔ اور خود مجھے بھی بہت دفعہ یہ دکھ بیان کئے۔

ولایت سنہ ۱۹۵۵ء میں آکر سب کو تحفے دیئے۔ تو حسب معمول اماں جی صاحبہ مرحومہ (مرحوم حضرت خلیفہ اولؓ) کے لئے بھی جوڑا تھا جو پہلے خرید لیا تھا (اماں جی صاحبہ کی وفات بعد میں ہوئی) فرمایا امی جی کے لئے جوڑا میں لایا تھا۔ وہ اب ان کی کسی بہو کو دے دیں۔ غالباً میاں عبدالسلام مرحوم کی بیگم کو دیا تھا۔

ہمیشہ سفر سے آ کر اماں جی کا تحفہ ضرور ہوتا تھا۔ شاید ہی کبھی ناغہ ہوا ہو۔ بچوں پر بھی ہمیشہ شفقت کی۔ مگر جنہوں نے باپ کی آنکھیں نہ دیکھی تھیں۔ وہ دوسروں کے بہکانے اور محض بدظنیوں کے عذاب میں مبتلا ہو کر الگ ہو گئے۔ میاں عبدالسلام مرحوم فتنوں سے دور ہی رہتے تھے۔ ان کو اللہ تعالےٰ نے پہلے ہی بلا کر ملوث ہونے سے بچا لیا۔ کاش کہ ان بچوں کو اپنے والد محترم رضی اللہ عنہ کا زمانہ یاد ہوتا اور خلافت کے چند ہی ماہ بعد جو خبریں آپ نے خلافت کے خلاف سنیں اور فوراً فتنہ دبانے کے لئے آواز اٹھائی مسجد مبارک کی چھت پر جس پرشوکت آواز سے وہ شیر خدا گرج رہا تھا۔ اور لوگوں کی چیخیں نکل رہی تھیں۔ وہ نظارہ دیکھتے۔ وہ آواز جس طرح گویا آج بھی ہم سن رہے ہیں کاش کہ یہ بھی سن سکتے۔ اور دشمنان خلافت کے دوست جانی نہ بنتے الگ ہو کر چپکے ہی بیٹھ رہتے مگر باپ کا زمانہ تو یاد رکھتے۔ خدا تعالےٰ اب بھی ان کو راہ راست پر لے آئے ہمارا تو دعا ہی رہتی ہے۔

ایک دفعہ میاں منان کی علالت کی خبر آئی خود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بیمار تھے۔ اور اخراج ان لوگوں کا ہو چکا تھا۔ اس پر بھی آپ نے کئی بار پوچھا کہ منان کا اب کیا حال ہے۔ اور کسی ذریعہ سے ان کی خیریت معلوم کرنے کی تاکید کی ان کی علالت سے پریشانی اس طرح تھی کہ دلی تعلق ظاہر ہوتا تھا۔ صد افسوس کہ اس قلب صافی کی قدر ان لوگوں نے نہ جانی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

س۔ اپنی اولاد اور دوسرے عزیزوں سے تعلق محبت اور تربیت کا انداز کیسا تھا۔

ج۔ آپ نے تمام بیٹے اپنی جانب سے وقف صدق دل سے کئے اور سب کو اللہ تعالیٰ کے قدموں میں ڈال دیا تھا اور یہ خواہش تھی اور خیال رہتا تھا میرے پاس بھی اظہار کیا ہے کئی بار کہ اول خواہش میری یہی ہے کہ لڑکیاں بھی واقف زندگی کو دوں اور اس کے ساتھ یہ بھی خواہش تھی اور پسند یہی تھا کہ جہاں تک ممکن ہو رشتے مل سکیں تو خاندان میں شادیاں ہوں۔ فرماتے تھے۔ اس طرح حضرت مسیح موعودؑ کی ہر دو جانب کے لئے کی ہوئی دعائیں بچوں کو حاصل ہونگی۔

سندھ کے ذکر پر ایک دفعہ مجھے کہا کہ میں نے زمین خریدنے اور جائداد کو ترقی دینے کا اب جو کام شروع کیا ہے۔ یہ اپنے لئے نہیں بلکہ میری نیت یہ ہے کہ زمانہ بدل رہا ہے۔ رہائش کے سٹینڈرڈ بدل رہے ہیں۔ گرانی دن بدن زیادہ ہوتی نظر آتی ہے۔ میں نے چونکہ سب لڑکوں کو وقف کیا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ کبھی تنگی ان کے دل میں دنیا کی رغبت پیدا کرے۔ اور ان میں سے کوئی بھی یہ نہ سوچے۔ کہ ہمیں تنگی میں ڈال دیا ہے۔ ان کی اوسط درجہ کی خوشحال زندگی ان کو حاصل رہے۔ یہ کبھی لوگوں کو دیکھ کر اپنے آپ کو مقابلۃً تنگدست محسوس کر کے خدا نہ کرے ابتلاء میں نہ پڑ جائیں۔

پہلے پہل شادی شدہ بچوں کو بھی آپ نے محض اتنا خرچ دیا کہ مشکل سے گزارا ہو سکے جب آزما لیا کہ بفضلہ تعالےٰ ہر حال میں شکر گزار ہیں اور کبھی شکایت نہیں کی تو نپے تلے ہوئے پر ان کا خرچ بڑھاتے رہے۔ اور زچگی بیماریوں وغیرہ پر اخراجات بھی امداداً خود دیتے اور دیگر کوئی کام کرنے کی بھی بہت دیر کے بعد اور آزمائش کے بعد اجازت دی تھی۔ اس شرط سے کہ سلسلہ کے کاموں پر ذرا بھی اثر انداز نہ ہو۔ فارغ وقت میں یا کسی سے کام لے کر کچھ کام کر سکتے ہیں۔ یہ بھی مجھے علم ہوا تھا اور آپ کی زبانی بھی سنا تھا کہ دوسرا کام کریں۔ مگر اول اپنا کام جو اصل ہے مقدم سمجھیں یہ شرط ہے۔

منصورہ بیگم میری لڑکی سے بھی بچپن میں بہت محبت کی۔ بہت شفقت فرماتے تھے منصورہ غالباً تیسرے بچہ کی پیدائش کے بعد بہت بیمار ہو گئی تھیں۔ سنہ ۱۹۴۱ء ۴۲ء میں ان کو بغرض علاج دہلی بھیجا۔ اور تمام خرچ اٹھایا۔ علاج لمبا ہوا تو منصورہ بیگم کو بہت احساس تھا کہ ماموں جان پر بہت بوجھ میری وجہ سے پڑ رہا ہے۔ انہوں نے لکھا کہ آپ پر اتنا خرچ میری وجہ سے پڑ رہا ہے۔ مجھے بہت شرم آتی ہے تو ان کو لکھا تھا کہ تمہاری جان سے زیادہ عزیز مجھے روپیہ نہیں ہے رقم ہزاروں کی کتنی ہو۔ اگر ایک لاکھ بھی علاج پر خرچ ہو جائے تمہاری صحت کی خاطر تو مجھے پرواہ نہیں۔

ایک شفیق مگر دور اندیش باپ تھے لڑکوں پر کڑی نظر رکھتے (لڑکیوں پر بظاہر زیادہ نرمی) قدرتاً لڑکوں کے اپنی آرزو کے مطابق خادم دین بننے اور خدمتِ اسلام کے لئے کمربستہ سپاہی بنا رہنے کی آپ کو دلی خواہش تھی۔ کسی لڑکے کے کام کی تعریف کسی سے بھی سنتے تو خوش ہو جاتے۔ جب عزیزی ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث کو ۱۹۵۳ء میں قید کیا گیا ہم رتن باغ میں تھے۔ میں دیکھ رہی تھی عزیزی ناصر احمد کوٹھی کے رُخ بیٹھے تھے اُن کا چہرہ صاف نظر آ رہا تھا۔ ایک عجیب شان ایک عجیب نور ایک خاص وقار چہرہ پر برس رہا تھا۔ یہ نہیں معلوم ہوتا تھا کہ یہ ناصر احمد ہی ہیں۔ اس وقت بجائے قیدی ہونے کے معلوم ہوتا تھا کہ ایک فاتح بادشاہ فتح عظیم کے بعد بڑی شان سے رواں ہے۔ وہ چہرہ۔ وہ نقشہ وہ خاص نور وہ شان دیکھکر مجھے یقین ہو گیا تھا کہ یہ محض قلبی اثر نہیں (یعنی خوشی سے ہر قربانی کے لئے تیار ہونے اور اطمینان قلب اور صبر و استقلال کا ہی اثر نہیں۔ یہ صرف اس وقت تو ایک خاص بات ظاہر ہو رہی ہے) اس میں خدا تعالے کا تصرف شامل ہے۔ میں نے اس کا ذکر بعد میں کیا کہ اس وقت ناصر احمد پر ایک عجیب خاص نور اور ایک خاص شان تھی۔ حیرت ہو رہی تھی کہ یہ اتنی دیر میں بدلی ہوئی ہستی نظر آ رہی ہے تو آپ (اتنا خوش ہوئے کہ بے اختیار کہا اچھا؟ اور خوشی سے آپ کا پُر نور چہرہ چمکنے لگا تھا)۔

رہائی کے متعلق ہم کو ابھی علم تک نہ تھا کہ آپ کا تار مبارکباد کا میرے نام پہلے پہنچا۔ اس کے بعد باہر سے عزیزی ناصر احمد اور حضرت چھوٹے بھائی صاحب رض کی آمد کا شور اُٹھا۔

ایک واقعہ یاد آ گیا۔ عزیزی ناصر احمد کو پہلے قرآن مجید حفظ کرایا گیا تھا۔ دوسری تعلیم برائے نام ساتھ ساتھ چلتی تھی۔ ایک دن حضرت اماں جان رض کے پاس محمد احمد منصور احمد اور ناصر احمد تینوں بیٹھے تھے۔ میں بھی تھی بچوں نے بات کی شاید حساب یا انگریزی ناصر احمد کو نہیں آتا۔ ہمیں زیادہ آتا ہے۔ اتنے میں حضرت بھائی صاحب (حضرت مصلح موعود رض) تشریف لائے۔ حضرت اماں جان نے فرمایا کہ "میاں قرآن شریف تو ضرور حفظ کراؤ مگر دوسری پڑھائی کا بھی انتظام ساتھ ساتھ ہو جائے کہیں ناصر دوسرے بچوں سے پیچھے نہ رہ جائے۔ مجھے یہ فکر ہے۔" اس پر جس طرح آپ مسکرائے تھے اور جو جواب آپ نے حضرت اماں جان رض کو دیا تھا۔ وہ آج تک میرے کانوں میں گونجتا ہے۔ فرمایا۔ اماں جان آپ اس کا فکر بالکل نہ کریں۔ ایک دن یہ سب سے آگے ہو گا۔ انشاءاللہ تعالیٰ

اب سوچتی ہوں کہ کیسی اُن کے مُنہ کی بات خدا تعالے نے پوری کر دی۔ علم عام بھی اور علم خاص دینی میں بھی اور اب قبائے خلافت عطا فرما کر سب کے آگے کر دیا۔

س:- آپ کی ذاتی زندگی۔ علمی و ادبی لطائف شعر و شاعری اور عام دلچسپیاں کس قسم کی تھیں؟

ج:- رات کو بہت دیر تک کام کرنا۔ پھر سونا۔ پھر ذرا دیر میں تہجد کے لئے اُٹھنا گویا رات جاگ کر ہی گذرتی۔ اس لئے آپ کو بعد نماز صبح سو جانے کی عادت تھی۔

مالیر کوٹلہ میں رہائش کا زمانہ ۲۳ء سے لیکر ۴۳ء تک میرا بہت لمبا رہا۔ اکثر قادیان آ جاتی تھی چند روز کے لئے۔ حضرت اماں جان کے پاس ہوتی تھی مگر آپ بہت خیال رکھتے تھے۔ کبھی کوئی خاص کھانا پکواتے کبھی پھل لاکر خود کھلاتے۔ رات کو گرمی میں کام کرتے کرتے اُٹھکر (ذرا آرام کرنے کو اُٹھتے ہوں گے۔ ضرور اماں جان رض کے صحن میں آتے تھے مجھے اٹھاتے کوئی پھل ٹھنڈا آلو بخارا۔ آڑو وغیرہ خود بھی کھاتے اور مجھے بھی دیتے۔ کبھی اوپر کی باری ہوتی تو چوبارے کی دیوار کے پاس کھڑے ہو کر بھی پکارتے اور اوپر سے پھل پھینکتے۔

عطر اور خوشبو آپ کو پسند تھی۔ اکثر سامان منگا کر خود تیار کرتے۔ جب کبھی آتی خاص نمونے تیار کرتے اور پہلے بھی دکھاتے۔ اتنا عطر مجھے دیا ہے کہ اس وقت منگوانے کی ضرورت نہ پڑتی تھی۔ مجھے بھی خوشبو پسند ان کو بھی۔ ملتے ہی عطر کا ذکر ضرور فرماتے اور لاکر دیتے تھے۔

میرے میاں کی وفات کو ۵۔۷ روز گذرے تھے میں بیٹھی ہوئی تھی بستر پر۔ حضرت اماں جان میرے پاس ہی تشریف رکھتی تھیں۔ آپ آ گئے اور حسب عادت جلدی سے عطر کی شیشی کھول کر مجھے لگا دیا۔ حضرت اماں جان رض گھبرا کر بولیں۔ میاں یہ کیا کیا۔ عطر لگانا ان دنوں ٹھیک نہیں (بوجہ ایام عدت) جس طرح انہوں نے مجھے دیکھا۔ اور پشت پھیر کر جلدی سے کمرے سے باہر نکل گئے وہ درد بھری نگاہیں میں بھول نہیں سکتی۔ پھر کمرے میں نہیں آئے۔ باہر سے ہی رخصت ہو گئے۔

میرا پیارا بھائی رض اپنے رتبہ اور مقام اور قربِ الٰہی کی وجہ سے تو تھا ہی ایک بندۂ خاص۔ مگر بھائی ہونے کے لحاظ سے بھی وہ ایک بیش بہا ہیرا تھا جس کا بدل نہیں۔

کئی بار مجھے کچھ دقت پیش آئی پارٹیشن سے پہلے بھی اور بعد میں بھی جب اظہار کیا فوراً شرح صدر سے بلا توقف مالی امداد بھی کی۔ جب ان کا وقت رخصت قریب آ گیا۔ تو میرے حالات بھی بدل گئے۔ الحمد للہ کہ اب کوئی ایسی ضرورت ہی پیش نہیں آتی۔

لطائف بھی سنایا کرتے اور ملنے پر تازہ لطیفے خواہ بچوں کے تماشے ہوں۔ ضرور میرے سنانے کو جمع ہوتے۔ طبیعت میں مزاح بھی تھا۔ اور کاموں سے تھک کر یہی دل بہلاوا تھا۔ عطر وغیرہ کی باتیں کوئی لطیفہ اپنے سفروں کے لطائف مجھے ضرور سُنانے یہ مجھ سے ایک چھیڑ تھی۔ مذاق بھی کہ آدھا لطیفہ یا ایک مصرعہ شعر کا سُنا کر فرماتے۔ آگے میں بھول گیا۔ مجھے آدھی بات سے گھبراہٹ ہوتی ہے۔ مذاق میرے ساتھ ہمیشہ رہا پھر ذرا چڑا کر سنا دیتے تھے۔

ایک دو بار بے تکلفی میں (گستاخی مطلب نہ تھا) میں نے آپ کے اشعار میں سے ایک دو مصرعوں کا ردو بدل کر دیا کہ یوں ہوتا تو اچھا ہوتا۔ ذرا بُرا نہیں مانا۔ فرمانے لگے اب تو چھپ گیا ہے۔ بہت شوق سے مجھے نئے اشعار سُناتے۔ ایک دفعہ مجھے پوچھا تم کو کلامِ محمود میں سے کونسا شعر زیادہ پسند ہے۔ (ایڈیشن اوّل تھا) میں نے کہا ؎

حقیقی عشق گر ہوتا جو سچی جستجو ہوتی
تلاش یار ہر ہر ذرہ میں ہوتی کو بکو ہوتی

اس پر خوشی کا اظہار فرمایا۔

ایک لطیفہ یاد آ گیا ایک دن میں نے بتا دیا کہ مشہور کہتی ہے کہ یہ ماموں جان نے (چھوٹے ماموں جان) (حضرت میر محمد اسحاق رض) کی شادی پر کیا شعر کہہ دیا ہے ؎

میاں اسحاق کی شادی ہوئی ہے آج اے لوگو
معلوم ہوتا ہے دہائی مل ہے لوگو آؤ دوڑو۔

آپ بے اختیار ہنس دئے۔ فرمایا "خبر تو نگار بڑی شریر ہے" ایک دفعہ میں نے کہا کہ آپ کے اشعار میں نے الفضل میں پڑھے یہ شعر جو ہے ؎

ہم انہیں دیکھ کے حیران ہوئے جاتے ہیں
خود بخود چاک گریبان ہوئے جاتے ہیں

اگر اس کو مطلع کے بجائے دوسرا تیسرا نمبر بنا دیں اور اس کو یوں کر دیں تو اچھا معلوم ہو گا ؎

جذبۂ عشق نہیں دستِ جنوں کا محتاج
خود بخود چاک گریباں ہوئے جاتے ہیں

اس پر فرمایا تھا کہ اب تو چھپ چکا ہے۔ میں نے کہا میں تو اسی طرح ہی پڑھوں گی۔ ہے تو آپ کا ہی شعر۔ آپ نے اس تبدیلی کو پسند کیا تھا۔ اسی طرح ایک دو دفعہ اور بھی ہوا۔

وہ عاشق رب کریم تھے توحید کو مضبوطی سے پکڑنے والے ان کی زندگی ان کی موت سب کچھ اپنے مولا کے لئے تھا۔ غصہ آتا غلط کاموں پر اکثر بہت جھنجھلا جاتے مگر فوراً نرم پڑ جاتے اُن کا غصہ تادیبی رنگ رکھتا تھا۔ اس میں گہرائی بالکل نہیں تھی۔ "دل کا حلیم" اللہ تعالے نے اس لئے فرما دیا تھا کہ آخر وہ کام کرے گا کام لے گا تو غصہ بھی آئے گا مگر یاد رکھنا کہ وہ دل کا حلیم ہو گا۔ مجھ پر تو ساری عمر میں ایک بار بھی خفا نہیں ہوئے۔ میں نے تو ان کو محبت کا چشمہ ہی پایا ہمیشہ خدا تعالے ان کے درجات بلند سے بلند تا ابد فرماتا جائے اور ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں حضرت مسیح موعود کے پاس ان کو مقام عطا کرے اور اپنا قرب اور اپنا وصل عطا فرمائے۔ آمین۔

{ بشکریہ ماہنامہ مصباح نومبر۔ دسمبر ۱۹۶۶ء }

ہمدرد نسواں (محبوب اٹھرا) مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس تیس روپے

# انصار اللہ اور تحریک جدید

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے سال نو کا اعلان فرماتے ہوئے دفتر دوم کے متعلق انصار اللہ کو ایک نئی ذمہ داری سونپی ہے جس کے پیش نظر بعض مجالس نے مندرجہ ذیل خطوط پر عملی قدم اٹھانے شروع کر دئے ہیں فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ دیگر مجالس بھی ان خطوط پر تحریک جدید کا کام شروع کریں۔

ا۔ مقامی مجالس میں منتظم صاحب تحریک جدید کا تقرر عمل میں لا کر مرکز کو منظوری کے لئے درخواست کرنا۔

۲۔ اس امر کا جائزہ لینا کہ انصار بھائیوں میں سے کتنے افراد کے وعدے غیر معیاری ہیں اور جائزہ کے بعد انہیں مؤثر رنگ میں مناسب اضافہ کی تحریک کرنا۔

۳۔ دفتر دوم کے وعدوں کا جائزہ (بلا امتیاز انصار و خدام) لیکر ان کی اوسط سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے منشاء کے مطابق کم از کم تین روپے تک پہنچانے کی سعی بلیغ کرنا۔

۴۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان فرمودہ معیار (ماہوار آمد کا کم از کم پانچواں حصہ) رائج کرنا۔

۵۔ مخیر اور مخلص احباب کو ایثار کی صف (معاونین خاص) میں لانے کی کوشش کرنا اللہ تعالیٰ سے توفیق چاہتے ہوئے اگر جملہ مجالس مقامی تنظیم کے تعاون کے ساتھ ان خطوط پر کام شروع کر دیں۔ تو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق سال نو میں وعدہ جات تحریک جدید کو انشاء اللہ تعالیٰ ساڑھے پانچ لاکھ روپیہ سے آٹھ لاکھ روپے تک بآسانی بڑھایا جا سکتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ انصار بھائی پوری تندہی اخلاص اور تنظیم کے ساتھ کام کریں۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

# وقف جدید کے اطفال اور ناصرات کے فارم

دوستوں کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کا یہ ارشاد پہنچ چکا ہے کہ وقف جدید کی مالی ذمہ داری آہستہ آہستہ بچوں کے سپرد کی جائے اور انہیں اس قابل بنایا جائے کہ وہ دین کی ذمہ داریوں کا بوجھ خود سنبھالیں۔ اس غرض کے لئے وقف جدید نے بچوں کے لئے ان کی عمر کے لحاظ سے فارم شائع کر دئے ہیں۔ جو سات سال کی عمر تک کے بچوں کے لئے اور سات سال سے پندرہ سال تک کی عمر کے اطفال۔ اور ناصرات کے علیحدہ علیحدہ کالم ہیں۔ ان کی خانہ پوری کے بعد انشاء اللہ العزیز سیکرٹریان وقف جدید کے لئے بچوں کی فہرستیں بنانا آسان ہو گا۔ کیونکہ فارموں میں نام لکھنے کی ضرورت نہیں صرف والد یا سرپرست کے نام کے سامنے بچوں کی تعداد لکھنی ضروری ہے۔

سیکرٹریان وقف جدید۔ سیکرٹریان مال صدر صاحبان یا امراء صاحبان اپنے اپنے حلقہ جات کے لئے یہ فارم حاصل کر سکتے ہیں۔

(ناظم مال)

# قرارداد تعزیت

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی مقامی عاملہ کے اراکین اس اجلاس کے ذریعہ اپنے ایک نوعمر مخلص بھائی عبد الستار صاحب کے والد ماجد محترم غلام محمد صاحب کی وفات پر اظہار رنج و غم کرتا ہے خدا تعالیٰ عبد الستار صاحب اور دیگر لواحقین متوفی کی محض اپنے فضل سے صبر جمیل عطا فرمائے اور محترم غلام محمد صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔

(اراکین عاملہ مقامی۔ مجلس لاہور)

# قائدین خدام الاحمدیہ دسمبر ماہ فتح کا چندہ جلد بھجوائیں

ماہ فتح دسمبر ختم ہو چکا ہے۔ قائدین سے درخواست ہے کہ اس ماہ کا چندہ جلد از جلد مرکز بھجوا دیا کریں فرمائیں۔ چندہ کی رقوم بنام مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ آنی چاہئیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے۔

# درخواست دعا

میری والدہ صاحبہ تین چار روز سے بہت بیمار ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت عطا فرمائے۔ آمین

مسعود احمد کارکن فضل عمر فاونڈیشن ربوہ

دنیا بھر میں بہترین

رشید چولہے

جو بلحاظ خوبصورتی پائیداری، تیل کی بچت اور افراط حرارت بے مثال ہیں

اپنے شہر کے ڈیلر سے مقررہ نرخ پر طلب کریں

تیار کنندگان رشید اینڈ برادرس سیالکوٹ

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کے لئے

جڑاؤ و سادہ سیٹ

چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز دی مال لاہور فون نمبر ۲۶۱۱

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں

سالانہ چندہ صرف ۲/ روپے

(مینیجر)

وقت کی پابند یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس عوام کی اپنی پسند

| نام سٹیشن | ۱ | ۲ | ۳ | ۴ | ۵ | ۶ | ۷ | ۸ | ۹ | ۱۰ | ۱۱ | ۱۲ | ۱۳ | ۱۴ | ۱۵ | ۱۶ | ۱۷ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| سرگودھا تا لاہور | ۳-۳۰ | ۴-۳۰ | ۵-۳۰ | ۶-۳۰ | ۷-۱۵ | ۸-۰۰ | ۸-۴۵ | ۹-۳۰ | ۱۰-۱۵ | ۱۱-۱۰ | ۱۱-۳۰ | ۱۲-۱۵ بعد دوپہر | ۱-۰۰ | ۲-۳۰ | ۳-۱۵ | ۴-۱۵ | ۵-۰۰ |
| لاہور تا سرگودھا | ۳-۱۵ | ۴-۳۰ | ۵-۳۰ | ۶-۳۰ | ۷-۲۰ | ۸-۱۰ | ۸-۳۰ | ۹-۲۰ | ۱۰-۳۰ | ۱۱-۰۰ | ۱۲-۲۰ بعد دوپہر | ۱-۰۰ | ۲-۱۰ | ۲-۴۰ | ۴-۱۰ | ۵-۱۰ | ۵-۳۰ |
| سرگودھا تا گوجرانوالہ | ۴-۱۵ | ۹-۱۵ | ۴-۰۰ بعد دوپہر | | | | | | | | | | | | | | |
| گوجرانوالہ تا سرگودھا | ۴-۱۵ | ۴-۱۵ | ۳-۳۰ ۵-۴ بعد دوپہر | | | | | | | | | | | | | | |

ہمیشہ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے

آپ کی خدمت کے لئے تجربہ کار خوش اخلاق سٹاف کی خدمات حاصل ہیں

(محمد علی ظفر بڑے مینیجر)

احباب ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس

پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور

کی

آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے

(مینیجر)

خوبصورت اور مضبوط امریکن دانت

جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں دانت بغیر درد کے نکالے جاتے ہیں۔ دانتوں کی جملہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر شریف احمد پرانا اڈہ چنیوٹ

حب اٹھرا رجسٹرڈ مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا فی تولہ ۲ روپے مکمل کورس اسپیشل ۲۰ روپے حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ / بالمقابل ایوان محمود۔ ربوہ

## ضروری اعلان

میری درخواست پر محترم مولانا غلام احمد صاحب بدوملہوی۔ میرے بزرگ چچا اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نامور عالم حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ کے حالات زندگی لکھ رہے ہیں۔

جن احباب جماعت کو ۱۹۰۴ء کے بعد کے حالات کا علم ہے مثلاً مکرم ملک غلام فرید صاحب ایم اے، محترم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ کینیڈا، محترم نواب زادہ خالد صاحب بیرسٹر، محترم مرزا عبد الحق صاحب اور محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر) اور جن دوستوں کو حضرت حافظ صاحب کے ۱۹۲۰ء کے بعد کے حالات کا علم ہے مثلاً مولوی ظہور حسین صاحب۔ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب اور حضرت حافظ صاحب کے دوسرے شاگرد وہ از راہ کرم اس اہم کام میں مکرم مولانا غلام احمد صاحب بدوملہوی کی مدد فرمائیں اور انہیں حضرت حافظ صاحب کے حالات لکھ کر بھجوا دیں۔ اور عند اللہ ماجور ہوں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (خاکسار پیر عبد العلی بمعرفت پیر شریف احمد صاحب ایڈووکیٹ سانگھڑ (سندھ))

**نام کی تبدیلی:۔** عام اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ خاکسار عبد الحلیم ولد رمضان علی نے اپنا نام اب عبد الحلیم کی بجائے محمد جاوید احمد رکھ لیا ہے آئندہ یہی میرا نام ہوگا اور اسی نام سے مجھے پکارا جائے۔ (خاکسار محمد جاوید احمد ابن رمضان علی صاحب۔ دار الصدر غربی ب۔ ربوہ ضلع جھنگ)


## نور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

خریدتے وقت

خورشید یونانی دواخانہ ربوہ

ملاحظہ فرمالیا کریں

ملتے جلتے ناموں سے دھوکہ نہ کھائیں

مینجر خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ



## مرغی خانہ کھولنے والے حضرات اعلیٰ نسل کے چوزے حاصل کریں

خلیل پولٹری فارم ربوہ سے ایک روزہ چوزے اور بٹھانے والے انڈے آرڈر پر مل سکتے ہیں ہمارے ہاں کے چوزے انڈے دینے میں بے مثال صحت مند و توانا ہوتے ہیں۔ ہر لحاظ سے بہتر اور گارنٹی شدہ ہیں۔ ان کی سالانہ اوسط ۲۵۰ انڈے سے زائد ہے۔

ریٹ ایک روزہ چوزے ۱۵۰ روپے سینکڑہ (۳ فی صد زائد)

ایک ہزار سے زائد آرڈر پر ۱۲۵ روپے سینکڑہ (۳ فی صد زائد)

بٹھانے والے انڈے ۶۰ روپے درجن

ایک روزہ چوزے حاصل کرنے کے لئے آرڈر جلد ریزرو کروائیں۔ اور مشورہ مفت حاصل کریں۔

مینجر خلیل پولٹری فارم نزد تعلیم الاسلام کالج ربوہ



قابل اعتماد سروس

سرگودھا سے سیالکوٹ

عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی

کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے

(مینجر)



ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق

مینجر روزنامہ **الفضل** ربوہ

سے خط و کتابت کیا کریں۔



بواسیر، دمہ، نزلہ، زکام، سر درد، درد شکم، نکسیر، ناسور، تبخیر معدہ، جوڑوں اور اعصاب کے درد سے چار خوراکی کورس استعمال کر کے نجات حاصل کریں

## تسلی کے لئے نمونہ کی ایک خوراک بلا ڈاک خرچ بالکل مفت

طلب کریں۔ مکمل کورس دس روپے

کیورٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ، ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال۔ لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار۔ ربوہ



قرآنی حقائق بیان کرنے والا

تبلیغی وعلمی مجلہ

ماہنامہ **الفرقان** ربوہ

جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے جواب دیئے جاتے ہیں۔ غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے جس کے ایڈیٹر مولانا ابوالعطاء صاحب ہیں۔

سالانہ چندہ صرف ۶/۱۰ روپے۔ (مینجر)



## ضروری اطلاع

ہم بڑی مسرت کے ساتھ بھائیوں اور بہنوں کو خوشخبری دیتے ہیں کہ ہمیں ۲۰ سال سے پرانی موذی مرض بواسیر تھی ہم نے خاندانی اور مستند یافتہ پاکستان

حکیم حاکم علی ولد قاسم علی ماہر بواسیر گھڑیاں

تحصیل قصور ضلع لاہور سے علاج کرا کر شفا پائی اگر آپ کو یا آپ کے کسی عزیز کو بواسیر کا مرض ہو تو بغیر خوف کے صرف چار گھنٹہ میں مکمل اور بغیر تکلیف کے مہوکے نکلوا کر فائدہ اٹھائیں

نوٹ: ڈاکٹر بواسیر اور پوشیدہ امراض کے لئے تجربہ کار عورت کا انتظام ہے۔ سردار عطاء اللہ خان بی اے۔ کراچی

ناظم آباد ۲-H-۱۰/۶ فون نمبر ۶۲۰۳۶



## لائل پور

میں اپنی نوعیت کی واحد دکان ہے جہاں سے آپ کو ہر قسم کا موتہ کلاتھ پردہ کلاتھ سیٹ بستر، فرشی دریاں کھیس تولئے، جائے نماز، تھوک و پرچون مل سکتے ہیں۔

وسیم ٹیپسٹری ہاؤس

چوک گھنٹہ گھر۔ امین پور بازار۔ لائل پور


## تلاش گمشدہ

مورخہ ۱۱ر جنوری ۶۹ء کو ایک عدد طلائی جھمکا بازار حقہ دار الیمن کو بند یہ سڑک جاتے ہوئے کہیں گر گیا ہے جس کسی کو ملا ہو مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا کر مشکور ہوں۔ بشیر احمد کاتب ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ


سرمہ نور والوں کا

## نورانی کاجل

آنکھوں کی خوب صورتی اور صفائی کے لئے

بہترین تحفہ فی شیشی سوا روپیہ

* راولپنڈی میں احمد برادرز اجنرل سٹور سیٹلائٹ ٹاؤن
* ربوہ میں افضل برادرز گول بازار
* کراچی میں سید غلام شاہ صاحب احمدیہ ہال
* کوئٹہ میں حکیم محمد الدین صاحب شارع لیاقت

اور عبد الرحمن طوغی سے خرید فرمائیں



## گھر کا چراغ

نرینہ اولاد کے لئے

بہترین دوائی

مکمل کورس ۲۰ روپے



## طاقت کی دوائی

مایوس اور کمزور نوجوانوں کا

زندگی بخش علاج

مکمل کورس تیس ۳۰ روپے



قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ

## سرمہ نور رجسٹرڈ

جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ ہمیشہ خریدتے وقت شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ کا لیبل ملاحظہ کر لیا کریں۔ فی تولہ ۲ روپے

* ربوہ میں تمام بڑے جنرل سٹورز
* کوئٹہ میں حکیم محمد الدین صاحب شارع لیاقت اور عبد الرحمن خان صاحب طوغی روڈ اور
* لائل پور میں کریم میڈیکل سٹور سے مل سکتا ہے

ادویات ملنے کا پتہ شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ


تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کیلئے کورس ۱۵ روپے نور نظر اولاد نرینہ کے لئے کورس ۲۵ روپے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۸

# گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

## ۸ رصلح تا ۱۴ رصلح ۱۳۴۸ ہش

۱۔ گزشتہ ہفتہ کے دوران سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ الحمد للہ۔

---

۲۔ حضور ایدہ اللہ نے ۱۰ رماہ صلح کو مسجد مبارک ربوہ میں نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ نے حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کا ذکر فرمانے نیز پیغام حق کی اشاعت اور افراد جماعت کی تربیت کے ضمن میں حضرت حافظ صاحب مرحوم کی قابل قدر خدمات پر روشنی ڈالنے کے بعد مربیان سلسلہ کو اصلاح و ارشاد اور تربیت کا فریضہ کماحقہٗ ادا کرنے کے سلسلہ میں ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے قرآن مجید کی متعدد آیات کی روشنی میں واضح فرمایا کہ صحیح معنوں میں مربی بننے کے لئے دو چیزوں کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ اوّل نور فراست دوم گداز دل۔ حضور نے اس امر کو بھی واضح فرمایا کہ ہمارے مربی صاحبان اپنے آپ کو ان دونوں اوصاف سے کس طرح متصف کر سکتے ہیں۔

---

۳۔ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے پچھلے دنوں یہ اطلاع شائع ہوئی ہے کہ آئندہ حضور ایدہ اللہ سے ملاقاتیں بروز اتوار و جمعرات صبح دس بجے سے بارہ بجے تک ہوا کریں گی۔ ملاقات کے خواہش مند احباب دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں تشریف لاکر اپنے نام ۹½ بجے تک لکھا دیا کریں۔

---

۴۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت گزشتہ ہفتہ انفلوئنزا کی تکلیف کی وجہ سے بہت ناساز رہی۔ آپ کو سردرد۔ گلے میں درد اور کھانسی کی بہت تکلیف تھی۔ اب طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ احباب خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ ہمارے سروں پر تادیر سلامت رکھے۔ آمین اللہم آمین۔

---

۵۔ محترم جناب ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال کی طبیعت پچھلے دنوں انفلوئنزا کے شدید حملے اور بلڈ پریشر کی تکلیف کی وجہ سے بہت ناساز رہی۔ آپ کی طبیعت تاحال ناساز ہی ہے نیز آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ کی طبیعت بھی ان دنوں ناساز ہے۔ احباب آپ کی اور آپ کی بیگم صاحبہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

---

۶۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۱۲ رماہ جنوری ۶۹ء بروز اتوار ۳½ بجے بعد دوپہر محترمہ سیدہ امۃ الحلیم بیگم صاحبہ بنت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ اور محترم صاحبزادہ مرزا مجیب احمد صاحب ابن محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پہلا پڑپوتا ہے اور اس سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام و حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی چوتھی نسل کا آغاز ہوا ہے۔ پھر نومولود کا یوم ولادت (۱۲ رجنوری) وہی ہے جو سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تھا۔ چنانچہ اسی مناسبت سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے اپنے اس نواسہ کا نام "محمود احمد" رکھا ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اور اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عظیم روحانی ورثہ سے حصہ وافر عطا فرما کر اور دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال فرما کر والدین، خاندان اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

---

۷۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیمی اور مخلص صحابی سلسلہ احمدیہ کے نامور مستجاب الدعوات بزرگ، زبان و بیان کے مسلم الثبوت استاد۔ اور بلند پایہ پُرگو و قادر الکلام شاعر حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری ۸ رماہ صلح بروز بدھ چھ بجے شام ربوہ میں وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

آپ نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت طویل عمر پائی۔ وفات کے وقت آپ کی عمر یک صد سال کے قریب یا اس سے بھی کچھ اوپر تھی۔ حضور ایدہ اللہ نے ۹ رماہ صلح کو بعد نماز عصر بہشتی مقبرہ کے احاطہ میں نماز جنازہ پڑھائی۔ بعدہ حضور نے تدفین میں بھی شرکت فرمائی۔ حضرت حافظ صاحب مرحوم ؓ کو صحابہ حضرت مسیح موعودؑ کے اخص قطعہ میں دفن کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر حضور نے دعا کرائی۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت حافظ صاحب ؓ کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے۔ اور اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب سے نوازے۔ آمین۔

---

## عزیز جعفر احمد خان سلمہ کی صحت کے متعلق اطلاع

### احباب درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں

لاہور ۱۳ رصلح۔ (بذریعہ فون)

عزیز جعفر احمد خان سلمہ اللہ تعالیٰ ابن محترم نواب زادہ عباس احمد خان صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ کل دن کے وقت انہیں ۱۰۵ درجہ تک بخار رہا۔ شام کو بخار ۱۰۲ تھا۔ طبیعت میں گھبراہٹ بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف سلمہٗ کا حافظ و ناصر ہو اور انہیں اپنے فضل و کرم سے معجزانہ طور پر صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور پوری تندرستی و توانائی کے ساتھ عمر دراز سے نوازے۔ اللہم آمین۔

---

## محترم ڈاکٹر عبید اللہ صاحب بٹالوی وفات پا گئے

### اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

محترم اباجی حضرت ڈاکٹر عبید اللہ صاحب بٹالوی بوقت ۹ بجے شب بروز جمعرات بتاریخ ۹ رجنوری ۱۹۶۹ء مختصر علالت کے بعد میو ہسپتال لاہور میں اپنے مولا حقیقی سے جا ملے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

ان کا جنازہ بروز جمعہ مورخہ ۱۰ رجنوری ۱۹۶۹ء ربوہ لایا گیا۔ ازراہ شفقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعد نماز عصر نماز جنازہ پڑھائی۔ قبر تیار ہونے پر حضرت مرزا عزیز احمد صاحب نے دعا کرائی۔

والد محترم پرہیزگار۔ ذی علم۔ قرآن مجید کے عاشق اور بہت دعا گو بزرگ تھے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے والہانہ محبت رکھتے تھے۔ اور اسلام کے لئے ان کے دل میں حقیقی تڑپ تھی۔ آپ نے اپنے پیچھے دو بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست ہے والد محترم کے درجات کی بلندی اور پسماندگان کے لئے صبر کی توفیق کے لئے دعا کریں۔

خاکسار نعیم اللہ خالد۔ نیو جوبلی انشورنس کمپنی بنک سکوئر۔ دی مال۔ لاہور۔

---

### درخواستِ دعا

میرا بڑا لڑکا عزیز محمد سرفراز تین چار یوم سے بعارضہ بخار و کھانسی شدید طور پر بیمار ہے گلے میں بھی بہت سوزش ہے جس کی وجہ سے خوراک اور دوائی وغیرہ نگلنی مشکل ہے احباب جماعت صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد نواز مومن کارکن الفضل ربوہ)

---